باب 2

# سیاسی اور آئینی ارتقا

# (Political and Constitutional Development)

**سوال 1: پاکستان میں جمہوریت کی ترقی اور اس کے مسائل تحریر کریں۔**

جواب: قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں وفاقی پارلیمانی جمہوری نظام حکومت رائج کیا گیا، جو آج تک رائج ہے۔ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی کو اپنے ملک کے لیے آئین بنانے اور پارلیمنٹ کی حیثیت سے کام کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ آئین کی تیاری تک گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء پر عمل کیا جائے گا اور اس کے مطابق کاروبار حکومت چلایا جائے گا۔

**1- قرارداد مقاصد کی منظوری:** 1949ء میں اسمبلی سے قرارداد مقاصد منظور کروائی گئی۔ اس قرارداد کا مقصد مستقبل کے دستور کے لیے رہنما اصولوں کو طے کرنا تھا۔ اس قرارداد کے مطابق اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جو اپنا اقتدار پاکستان کے عوام کو تفویض کرتا ہے جن کے نمائندے اس مقدس امانت کو قرآن و سنت کی حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔ اس قرارداد کی اہمیت کے پیش نظر اسے آئندہ بننے والے دساتیر کے ابتدائیے کے طور پر شامل کیا گیا۔

**2- دستور ساز کمیٹی کا قیام:** قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد اس بات کا تعین ہو گیا کہ ملک کا دستور کن بنیادوں پر بنایا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے دستور ساز اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بھی قائم کر دی گئی۔ اس کمیٹی کے سربراہ وزیر اعظم تھے۔ اس کمیٹی نے ایک نامکمل رپورٹ پیش کی جس کو تنقید کے بعد ملتوی کر دیا گیا۔ دستور سازی کا عمل شروع کرنے کی کوشش تو کی گئی مگر آزادی کے فوراً ہی بعد پاکستان ایسے گوناگوں مسائل کا شکار ہو گیا کہ دستور سازی پر بھرپور طریقے سے توجہ نہ دی جا سکی۔

**3- سیاسی عدم استحکام اور نااہل قیادت:** سیاسی عدم استحکام اور نااہل قیادت کی وجہ سے حکومتیں تیزی سے تبدیل ہونے لگیں باہمی اختلافات کی بدولت جمہوری عمل کو زبردست نقصان پہنچا اور دستور سازی کا عمل آگے نہ بڑھ سکا۔ ان حالات کے پیش نظر گورنر جنرل غلام محمد نے 24 اکتوبر 1954ء کو دستور ساز اسمبلی تحلیل کر دی اور نئی اسمبلی کے قیام کا اعلان کر دیا۔

**4- ون یونٹ کا قیام:** دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں ایک بڑی رکاوٹ یہ بھی تھی کہ ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں اور پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے والی ریاستوں پر مشتمل تھا۔ جب کہ مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا اور اسے وَن یونٹ کا نام دیا گیا۔ وَن یونٹ کے قیام کے بعد دستور سازی کا کام کافی حد تک آسان ہو گیا۔ وَن یونٹ کا مقصد ملک میں دو صوبے بنا کر ان کو برابر نمائندگی دینا تھا۔

**5- 1956ء کے آئین کی منظوری:** نو منتخب وزیر اعظم چودھری محمد علی نے دستور سازی کے کام کی طرف بھرپور توجہ دی اور اسے مکمل کیا۔ دستور ساز اسمبلی نے 1956ء کے نئے آئین کی منظوری دے دی جس کے مطابق پاکستان اسلامی جمہوریہ ہو گا اور وفاقی پارلیمانی نظام قائم ہو گا۔ مرکز اور صوبوں کے لیے اختیارات کی الگ الگ فہرست فراہم کی گئی۔

**6- 1956ء کے آئین کی منسوخی اور مارشل لاء کا نفاذ:** یہ آئین اڑھائی سال تک ملک میں نافذ رہا۔ 1958ء میں جنرل محمد ایوب خاں نے مارشل لاء نافذ کر کے خود اقتدار سنبھال لیا۔ تمام اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں اور سیاسی جماعتوں پر پابندی لگا دی گئی۔ قوم سے خطاب کرتے ہوئے جنرل محمد ایوب خاں نے کہا کہ ہمارا اصل مقصد جمہوریت کی بحالی ہے۔ ہم جمہوریت کی طرف واپس جائیں گے۔ صدر مملکت نے اپنی کابینہ کے چند وزیروں پر مشتمل ایک آئینی کمیٹی تشکیل دی جس نے دستور کا خاکہ مرتب کیا۔ جنرل محمد ایوب خاں کی کوششوں سے 1962ء میں پاکستان کے دوسرے آئین کا نفاذ ہوا جس کے تحت جنرل محمد ایوب خاں ملک کے صدر منتخب ہوئے۔ وہ 1958ء سے 1969ء تک اقتدار میں رہے۔

**7- آئین کی منسوخی اور مارشل لاء کا نفاذ:** 1969ء میں صدر ایوب خاں کے استعفیٰ کے لیے مطالبے میں شدت آ گئی۔ ملک میں ایک بھرپور اور ہمہ گیر تحریک شروع ہوئی جس کا مقصد آمریت سے نجات حاصل کرنا تھا۔ اس عوامی ابھار کے آگے بند باندھنے میں ناکامی پر حالات اتنے خراب ہو گئے کہ صدر جنرل محمد ایوب خاں

نے مستعفی ہو کر اقتدار آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد یحییٰ خاں کو سونپ دیا۔ جنرل محمد یحییٰ خاں نے 25 مارچ 1969ء کو مارشل لاء نافذ کیا اور آئین کو منسوخ کر دیا۔

8- **لیگل فریم ورک آرڈر کا اجرا:** جنرل محمد یحییٰ خاں نے 30 مارچ 1970ء کو لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) جاری کیا، جس کے تحت دسمبر 1970ء میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات منعقد ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں پاکستان پیپلز پارٹی اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئیں جب کہ مجموعی طور پر عوامی لیگ اکثریتی جماعت بن کر سامنے آئی۔ لہٰذا حکومت بنانے کا حق عوامی لیگ کا تھا مگر اسے اقتدار منتقل نہ کیا گیا۔

9- **مشرقی پاکستان کی علیحدگی:** دسمبر 1970ء کے انتخابات میں مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ نے واضح اکثریت حاصل کی لیکن اسے اختیارات منتقل نہ کیے گئے جس کی وجہ سے مشرقی پاکستان میں اچانک ہنگامے پھوٹ پڑے اور فوج کی حالات پر قابو پانے کی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان، پاکستان سے علیحدہ ہو کر بنگلہ دیش کے نام سے ایک نیا ملک بن گیا۔

10- **ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار کی منتقلی:** مغربی پاکستان میں جنرل یحییٰ خاں نے 20 دسمبر 1971ء کو اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے راہنما ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دیا۔ اس حکومت نے 14 اگست 1973ء کو پاکستان کا تیسرا آئین نافذ کیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے آئینی مدت پوری ہونے سے قبل ہی مارچ 1977ء میں انتخابات منعقد کرائے، جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیابی ملی، مگر اس موقع پر حزب اختلاف کی سیاسی جماعتوں نے حکومت پر دھاندلی کا الزام لگایا اور تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ حزب اختلاف کی تحریک نے تھوڑے ہی عرصہ میں ملک گیر ہنگاموں کی شکل اختیار کر لی اور حالات حکومت وقت کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔

11- **مارشل لاء اور عبوری آئین کا نفاذ:** بری فوج کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو تحلیل کر دیا اور 1973ء کے آئین کو معطل کر دیا گیا۔ مارشل لاء کے دور میں تمام سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی اور 1981ء میں ایک عبوری آئین نافذ کیا گیا۔ مارشل لاء کے ساتھ ہی جنرل ضیاء الحق نے اعلان کیا کہ اس کے سیاسی عزائم نہیں ہیں وہ نوے روز کے اندر انتخابات کروا کر واپس بیرکوں میں چلے جائیں گے لیکن ان کے آمرانہ اقتدار کی مدت بڑھتے بڑھتے گیارہ سال پر پھیل گئی۔

12- **مجلس شوریٰ (قومی اسمبلی) کی تشکیل:** دسمبر 1981ء میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک نامزد مجلس شوریٰ (قومی اسمبلی) کی تشکیل کا اعلان کیا جو فروری 1985ء تک قائم رہی۔ فروری 1985ء میں ملک میں عام انتخابات غیر جماعتی بنیادوں پر کرائے گئے اور 1973ء کے آئین کو ضروری ترامیم کے بعد بحال کر دیا گیا۔ ان ترامیم کے تحت صدر کے اختیارات میں زبردست اضافہ کر دیا گیا۔ یہ اختیار دستور کے آرٹیکل 58(2) کے ذریعے حاصل کیا گیا جس کو آٹھویں ترمیم کے ذریعے دستور میں شامل کیا گیا۔ ان شرائط کو اسمبلی سے بھی منظور کروا لیا گیا۔

13- **محمد خاں جونیجو کا بطور وزیر اعظم انتخاب:** محمد خاں جونیجو 23 مارچ 1985ء کو ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ 30 دسمبر 1985ء کو ملک سے مارشل لاء اٹھا لیا گیا۔ جلد ہی وزیر اعظم محمد خاں جونیجو اور جنرل ضیاء الحق کے درمیان اختیارات کے استعمال پر اختلافات پیدا ہو گئے۔ صرف تین سال اور دو ماہ بعد 29 مئی 1988ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے محمد خاں جونیجو کی حکومت کو برطرف کر دیا اور قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔

14- **فضائی حادثہ:** صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق 17 اگست 1988ء کو ایک فضائی حادثے میں جاں بحق ہو گئے اور سینٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خاں صدر بنے۔

15- **بے نظیر بھٹو کا بطور وزیر اعظم انتخاب اور برطرفی:** غلام اسحٰق خاں نے نومبر 1988ء میں انتخابات کا اعلان کیا۔ ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی قومی اسمبلی میں سب سے بڑی پارٹی کے طور پر سامنے آئی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا لیکن جلد ہی غلام اسحٰق خاں اور بے نظیر حکومت کے درمیان اختلافات شروع ہو گئے۔ صدر مملکت نے بدعنوانی کے الزامات کو بنیاد بنا کر حکومت کے خاتمے کا تہیہ کر لیا لہٰذا صدر غلام اسحاق خاں نے اگست 1990ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کر دیا۔

16- **محمد نواز شریف کا بطور وزیر اعظم انتخاب اور برطرفی:** اکتوبر 1990ء میں دوبارہ انتخابات کا اعلان کیا اور ان انتخابات کے نتیجے میں اسلامی جمہوری اتحاد کو کامیابی ملی اور محمد نواز شریف ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ یہ حکومت بھی اپنی مدت پوری نہ کر سکی اور پہلے بلخ شیر مزاری اور پھر معین قریشی نگران وزیر اعظم نامزد کیے گئے۔

17- **بے نظیر بھٹو کا دوبارہ بطور وزیر اعظم انتخاب اور برطرفی:** 16 اکتوبر 1993ء کو ملک میں عام انتخابات ہوئے اور ایک دفعہ پھر محترمہ بے نظیر بھٹو ملک کی وزیر اعظم منتخب ہوئیں جب کہ صدر پاکستان کے عہدہ پر فاروق احمد خاں لغاری منتخب ہوئے۔ صدر پاکستان فاروق احمد خاں لغاری نے 5 نومبر 1996ء کو محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کر دیا۔ ملک معراج خالد عبوری وزیر اعظم مقرر ہوئے اور ملک میں نئے انتخابات کا اعلان کیا گیا۔

**18- محمد نواز شریف کا دوسری بار بطور وزیر اعظم انتخاب اور برطرفی:** فروری 1997ء کے انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور محمد نواز شریف دوسری بار ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ بری فوج کے سربراہ جنرل پرویز مشرف نے 12 اکتوبر 1999ء کو محمد نواز شریف کی حکومت کو ختم کر کے اقتدار سنبھال لیا۔ آئین کو معطل کر دیا اور ایک عبوری آئین (PCO) کا اعلان کیا گیا۔

**19- میر ظفر اللہ خاں جمالی کا بطور وزیر اعظم انتخاب:** صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے ملک میں نئے عام انتخابات کروانے کا اعلان کیا۔ 10 اکتوبر 2002ء کو ملک میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے جن کے نتیجے میں میر ظفر اللہ خاں جمالی ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ قومی اسمبلی کے انتخابات کے بعد فروری 2003ء میں سینٹ کے انتخابات بھی مکمل ہوئے۔

**20- شوکت عزیز کا بطور وزیر اعظم انتخاب:** جون 2004ء میں میر ظفر اللہ خاں جمالی کے استعفے کے بعد چودھری شجاعت حسین نے دو ماہ کے لیے وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالا اور شوکت عزیز کو آئندہ کا وزیر اعظم نامزد کیا۔ اگست 2004ء میں شوکت عزیز ملک کے وزیر اعظم بنے۔ 15 نومبر 2007ء کو قومی اسمبلی اپنی پانچ سالہ مدت پوری کر کے تحلیل ہو گئی۔ میاں محمد سومرو نگران وزیر اعظم مقرر ہوئے۔

**21- پرویز مشرف بطور سویلین صدر:** جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف نے 29 نومبر 2007ء کو سویلین صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

**22- سید یوسف رضا گیلانی کا بطور وزیر اعظم انتخاب اور نا اہلی:** 18 فروری 2008ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور پیپلز پارٹی کے سید یوسف رضا گیلانی پاکستان کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ 18 اگست 2008ء کو صدر پاکستان جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف مستعفی ہوئے اور سینٹ کے چیئرمین میاں محمد سومرو نے قائم مقام صدر کا عہدہ سنبھالا۔ 9 ستمبر 2008ء کو آصف علی زرداری نے صدر پاکستان کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ 22 جون 2012ء کو یوسف رضا گیلانی کی نا اہلی کے بعد راجا پرویز اشرف نے نئے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا۔ اس اسمبلی کی مدت 2013ء میں ختم ہوئی۔

**23- میاں محمد نواز شریف کا تیسری بار بطور وزیر اعظم انتخاب اور نا اہلی:** مئی 2013 میں عام انتخابات ہوئے جس میں پاکستان مسلم لیگ (ن) نے کامیابی حاصل کی اور میاں محمد نواز شریف نے تیسری بار وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالا۔ اس کے بعد 9 ستمبر 2013ء کو ممنون حسین پاکستان کے صدر منتخب ہوئے۔ جولائی 2017ء میں نواز شریف کی نا اہلی کے بعد بقیہ مدت کے لیے شاہد خاقان عباسی وزیر اعظم منتخب کیے گئے۔

**24- عمران خان کا بطور وزیر اعظم انتخاب:** جولائی 2018ء میں عام انتخابات منعقد ہوئے جس میں پاکستان تحریک انصاف اکثریتی جماعت بن کر ابھری اور عمران خان ملک کے وزیر اعظم بنے۔

**25- میاں محمد شہباز شریف کا بطور وزیر اعظم انتخاب:** اپریل 2022ء میں وزیر اعظم عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی کامیابی کے بعد میاں محمد شہباز شریف ملک کے نئے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ اب ملک عزیز میں جمہوریت کا سفر جاری ہے۔

## سوال 2: جمہوری نظام کی کامیابی کے لیے سیاسی جماعتوں کے کردار کی وضاحت کریں۔

**جواب:** جمہوریت کے لیے انگریزی لفظ (Democracy) استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد عام لوگوں یا عوام کی حکومت ہے۔ ابراہم لنکن کے مطابق جمہوریت کی تعریف یہ ہے: ''عوام کی حکومت، عوام کے لیے، عوام کے ذریعے سے حکومت جمہوریت ہے۔''

### جمہوری نظام کی کامیابی کے لیے سیاسی جماعتوں کا کردار

**1- رائے عامہ کی تشکیل:** سیاسی جماعتیں جمہوریت کی کامیابی کے لیے ضروری ہیں اور یہ رائے عامہ تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں، اپنے پلیٹ فارم، میڈیا اور پریس کے ذریعے عوام کو اہم قومی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں اور اپنے انتخابی منشور اور ترقیاتی پروگرام کا اعلان کرتی ہیں۔ اس طرح عوام کو مختلف معاملات اور امور کے بارے میں اپنی رائے کی تشکیل میں بڑی مدد ملتی ہے، جس کا اظہار وہ انتخابات میں اپنے ووٹ کے ذریعے کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوستانی مسلمانوں کی آزادی کے لیے قیام پاکستان میں مسلم لیگ کا کردار بہت اہم تھا۔

**2- جمہوری نظام کی کامیابی:** جمہوری نظام کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لیے سیاسی جماعتوں کا وجود ناگزیر ہے کیوں کہ سیاسی جماعتیں جمہوریت کی جان اور روح ہوتی ہیں۔ وہ انتخابات کے لیے اپنے امیدوار نامزد کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے بغیر جمہوریت غیر فعال ہے۔ جمہوری نظام کو انتشار اور فرقہ واریت سے

محفوظ رکھنے میں سیاسی جماعتیں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

3- **عوام میں سیاسی سوجھ بوجھ:** سیاسی جماعتیں عوام میں سیاسی سوجھ بوجھ پیدا کرتی ہیں۔ اگر لوگ کسی حکومت کو نااہل اور بد دیانت سمجھتے ہیں اور اس کی جگہ متبادل حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں تو ان کی اس خواہش کی تکمیل پارلیمانی نظام میں حزب اختلاف کے ذریعے سے ہو سکتی ہے۔

4- **سیاسی جماعتوں کے بغیر عوام کی حکومت کا تصور:** لاول (Lowell) کہتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے بغیر عوام کی حکومت کا تصور محض وہم و خیال ہے۔ جہاں حق رائے دہی وسیع ہوگا، وہاں سیاسی جماعتیں یقیناً وجود میں آئیں گی اور عنانِ حکومت لازماً ایسی جماعت یا جماعتوں کے ہاتھ میں ہوگی جن کو عوام کی اکثریت کی حمایت حاصل ہوگی۔ سیاسی جماعتیں رائے عامہ ہموار کرتی ہیں۔

5- **سیاسی جماعتوں کی اہمیت:** سیاسی جماعتوں کی اہمیت کے بارے میں لاول (Lowell) لکھتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کا لازمی فرض اور ان کے وجود کا مقصد یہی ہے کہ وہ رائے عامہ کو منظم کریں اور عوام کے فیصلے کے لیے مسائل کا حل پیش کریں۔

6- **عوام میں ملکی اور غیر ملکی مسائل سے متعلق شعور:** سیاسی جماعتیں عوام میں ملکی اور غیر ملکی مسائل اور حالات سے متعلق شعور پیدا کرتی ہیں۔ لوگ ان مسائل میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ میڈیا اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے حق میں یا اس کے خلاف مضامین اور آرٹیکل لکھے جاتے ہیں۔

7- **احتساب کا عمل:** کسی بھی حکومت میں حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف دو طرح کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ حزبِ اقتدار کی جانچ پرکھ، دیکھ بھال اور احتساب ضروری ہے۔ یوں سیاسی جماعتیں حکومت اور حکومتی معاون جماعتوں کی پالیسیوں اور منصوبوں پر نظر رکھتی ہیں اور ان میں کسی قسم کے منفی پہلوؤں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ مثبت پالیسیوں اور منصوبوں کی حمایت کی جاتی ہے جب کہ غلط اقدامات پر تنقید کی جاتی ہے اور ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔

8- **جمہوری اقدار کا فروغ:** سیاسی جماعتیں جمہوریت اور جمہوری اقدار کی ترویج کے لیے کوشاں رہتی ہیں۔ ہر سیاسی جماعت کے منشور میں عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے شامل ہوتے ہیں لیکن جمہوریت کے فروغ کے لیے اخوت، محبت، مساوات، عدل و انصاف، آزادی رائے، صبر و تحمل، بردباری، رواداری، فرض شناسی، ایمانداری وغیرہ جیسی اقدار لوگوں تک پہنچاتی ہیں۔

9- **بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ:** عوام کے حقوق کی حفاظت سیاسی جماعت کی ذمہ داری ہے۔ حکومت یا کوئی اور ادارہ جونہی عوام کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو سیاسی جماعتیں پوری جدوجہد سے اس کے خلاف برسرِ پیکار ہوتی ہیں۔ تحفظات کا اظہار کیا جاتا ہے، احتجاجی مظاہرے ہوتے ہیں غرضیکہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر بھرپور مزاحمت کی جاتی ہے۔ سیاسی جماعتیں عوام میں بنیادی حقوق کا شعور اجاگر کرتی ہیں اور انھیں ان حقوق کے تحفظ اور حصول کے لیے تیار کرتی ہیں۔ حکومت کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ ملک کے ہر شہری کو معاشی، معاشرتی اور مذہبی حقوق بلاامتیاز ادا کریں۔

10- **قومی اتحاد و یک جہتی پیدا کرنا:** کوئی بھی ملک یا معاشرہ اتحاد و اتفاق کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا، اس لیے کسی بھی جمہوری معاشرے کی ترقی میں اتحاد و یک جہتی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس انتشار، بدنظمی، اختلافات، تفرقہ بازی اور باہمی خلفشار ملک اور معاشرے کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں عوام کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور لوگوں میں اجتماعی سوچ اور مثبت فکر پیدا کرتی ہیں۔

11- **صحت مندانہ اور تعمیری تنقید:** جمہوری نظام حکومت میں سیاسی جماعتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حکومت کی پالیسیوں پر تنقید برائے تنقید یا مخالفت برائے مخالفت کی بجائے قومی اور عوامی مفادات کو سامنے رکھ کر ایک صحت مند اور تعمیری تنقید کریں تاکہ حکومت کے انتظام و انصرام میں بہتری آئے۔ حکومتی پالیسیوں پر سیاسی جماعتوں کی جانب سے صحت مند تنقید سے نہ صرف جمہوری نظام مضبوط اور پختہ ہوتا ہے بلکہ اس سے اچھا نظام حکمرانی وجود میں آتا ہے اور جمہوری ادارے مضبوط ہوتے ہیں۔

12- **حکومت کے ساتھ تعاون:** جمہوری نظام میں سیاسی جماعتوں کا ایک بنیادی کردار حکومت کے ساتھ ہر ممکن تعاون اور مدد کرنا ہے۔ جمہوریت میں کوئی بھی جماعت تن تنہا حکومت سازی کر کے حکومتی نظام کو کامیابی سے نہیں چلا سکتی۔ ایک کامیاب اور موثر حکومت کے لیے سیاسی جماعتوں کا تعاون بہت ناگزیر ہے۔ سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ بے لوث ہو کر نہ صرف حکومت کو مشورے دیں بلکہ حکومتی پالیسیوں کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت سے تعاون کریں۔

13- **انتخابات کا انعقاد:** سیاسی جماعتوں کا ایک اہم فرض ملک میں بروقت، غیر جانب دار اور شفاف انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔ سیاسی جماعتیں ملک میں باقاعدہ انتخابات کے انعقاد میں حکومت سے تعاون کرتی ہیں اور دوسری طرف اپنے سیاسی کارکنان کو انتخابات میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرتی ہیں تاکہ عوام اپنے حق رائے دہی کو خوش اسلوبی سے استعمال کر سکیں۔

14- **قومی مسائل کی نشاندہی اور ان کا حل:** سیاسی جماعتوں کا ایک اہم فریضہ قومی مسائل کو حل کرنا ہے۔ یہ جماعتیں نہ صرف ملکی مسائل کی نشان دہی کرتی ہیں بلکہ ان کا حل بھی تلاش کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں کسی بھی قومی مسئلے سے متعلق حقائق اور معلومات اکٹھی کرتی ہیں پھر قومی مفادات کو پیش نظر رکھ کر ان کا حل تلاش کرتی ہیں۔ رائے عامہ کو ہموار کرتی ہیں اور حکومتی وسائل کو بروئے کار لا کر انھیں حل کرتی ہیں۔

**سوال 3: 1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات تحریر کریں۔** (SGD. GII, 2024)

جواب: پاکستان کو اپنے قیام ہی سے آئین سازی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ قرارداد مقاصد دستور سازی کی طرف پہلا بڑا قدم تھا۔ بہر حال بہت کوششوں کے بعد 1956ء میں پاکستان کا پہلا آئین تیار ہوا جو کہ 23 مارچ 1956ء کو نافذ ہوا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- **تحریری آئین:** 1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا جو چھے (6) شیڈیولز، تیرہ (13) ابواب اور 234 دفعات پر مشتمل تھا۔

2- **ملک کا نام:** پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔ ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔

3- **صدر مملکت کا مسلمان ہونا:** صدر مملکت کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

4- **اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:** آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول تخلیق کیا گیا۔

5- **اقلیتوں کی مکمل مذہبی آزادی:** اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

6- **قومی اسمبلی:** آئین کے مطابق مرکز میں قومی اسمبلی ہوگی جس کے ارکان کی کل تعداد 300 ہوگی، آدھے مشرقی پاکستان اور آدھے مغربی پاکستان سے پانچ سال کے لیے منتخب ہوں گے، دس خواتین کی نشستیں ہوں گی جو پانچ مغربی اور پانچ مشرقی پاکستان سے ہوں گی۔

7- **شہری حقوق کی فراہمی:** آئین میں اس بات کی نشان دہی کر دی گئی کہ شہریوں کو بہتر زندگی بسر کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مکمل شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔ ان حقوق پر جان ومال کے تحفظ، تحریر وتقریر کی آزادی، اجتماع کی آزادی، غلامی کے خاتمے اور ملازمت کے حق کو تسلیم کیا گیا۔

8- **ایک ایوانی مقننہ:** وفاقی ممالک میں عام طور پر دو ایوانی مقننہ کا نظام اختیار کیا جاتا ہے لیکن پاکستان میں 1956ء کے آئین کے تحت قومی اسمبلی کے نام سے مقننہ کا صرف ایک ایوان قائم کیا گیا جس کی معیار پانچ سال تھی۔ قومی اسمبلی میں دونوں صوبوں کو مساوی نمائندگی دی گئی۔ اراکین کی کل تعداد 300 تھی جب کہ دس نشستیں خواتین کے لیے مخصوص تھیں۔

9- **آئینی اداروں کا قیام:** 1956ء کے آئین کی رو سے مختلف آئینی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ان میں ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الصوبائی کونسل، قومی معاشی کونسل، آڈیٹر جنرل، اور پبلک سروس کمیشن کا قیام شامل ہے۔

10- **براہِ راست انتخابات:** 1956ء کے آئین کے تحت براہِ راست انتخابات کا طریقہ رائج کیا گیا۔ تمام بالغ افراد بلا لحاظ رنگ ونسل، عقیدہ ومذہب اپنے نمائندے منتخب کرنے کے مجاز تھے۔ اس جمہوری طریقے سے عوام اور نمائندوں کے درمیان قریبی تعلق پیدا ہوئے اور ان کی سیاسی تربیت ہوگئی۔

11- **آزاد عدلیہ:** اس بات کی ضمانت فراہم کی گئی کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے تمام دباؤ سے آزاد ہوگی۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو ملازمت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

12- **قومی زبانیں:** 1956ء کے آئین کے مطابق اُردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

13- **مرکز اور صوبوں کے اختیارات:** دستور میں ملک کو ایک وفاق قرار دیا گیا۔ مرکز اور صوبوں کے لیے اختیارات کی الگ الگ فہرست فراہم کی گئی جن پر مرکز اور صوبے دونوں قانون سازی کر سکتے تھے۔

**14- پارلیمانی نظام حکومت:** دستور کے مطابق پارلیمانی نظام حکومت رائج کرنے کا فیصلہ کیا لیکن ساتھ ہی صدر کو ایسے اختیارات دے دیے جن کے نتیجے میں پارلیمنٹ کی بالادستی کے اصول کی نفی ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ صدر کو قومی اسمبلی توڑنے کا اختیار بھی حاصل تھا۔

## آئین کی منسوخی

1956ء کا آئین نو سال کی ان تھک محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا تھا، مگر پاکستان کے مخصوص حالات اور سیاست دانوں کی باہمی چپقلش، جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا داخلت اور اعلیٰ قیادت کے فقدان نے آئین کو زیادہ دیر تک چلنے نہ دیا۔ 1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا جس کے بعد اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر دی اور تمام اختیارات خود سنبھال لیے۔ جنرل محمد ایوب خاں نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔ وفاقی اور تمام صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں اور خود صدر پاکستان اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

## سوال 4: 1962ء کے آئین کی خصوصیات تحریر کریں۔ (SGD. GII, 2024)

**جواب:** صدر جنرل محمد ایوب خاں نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ اس کمیشن نے 1961ء میں اپنی سفارشات صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں اپنی مرضی کی ترامیم کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین تیار کیا جسے 8 جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

**1- تحریری آئین:** 1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

**2- وفاقی نوعیت:** 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔ دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی یعنی وفاقی اسمبلی میں کل ارکان کی تعداد 156 آدھے مغربی اور آدھے مشرقی پاکستان سے ہوں گے جن میں چھ خواتین، تین مغربی اور تین مشرقی پاکستان سے ہوں گی۔

**3- صدارتی طرز حکومت:** 1962ء کے آئین کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا۔ صدر کا انتخاب ایک انتخابی ادارہ (Electoral College) پانچ سال کے لیے کرے گا۔ الیکٹورل کالج کے ارکان کی تعداد 120,000 ہوگی نصف مغربی اور نصف مشرقی پاکستان سے ہوں گے۔

**4- اسلامی دفعات:** 1962ء کے آئین میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے سے استعمال، پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

**5- اختیارات کی تقسیم:** دستور نے پاکستان کو ایک وفاق قرار دیا جو دو صوبوں پر مشتمل تھا۔ البتہ اس میں اہم ترین اختیارات مرکزی حکومت کے لیے مختص کیے گئے۔

**6- صدر کے اختیارات:** دستور میں صدر کو غیر معمولی اختیارات دیے گئے یہاں تک کہ وہ اسمبلی کے بنائے ہوئے کسی قانون کو رد کرنے کا اختیار بھی رکھتا تھا۔

**7- بنیادی جمہوریتوں کے اراکین کے اختیارات:** اس دستور کی ایک اہم شق یہ تھی کہ اگر صدر اور قومی اسمبلی میں کسی موضوع پر اختلاف پیدا ہو جائے تو صدر اس موضوع پر ریفرنڈم منعقد کروا سکتا ہے اس ریفرنڈم میں ووٹ دینے کا اختیار بھی بنیادی جمہوریتوں کے اراکین کو تھا۔

**8- آزاد عدلیہ:** عدلیہ آزاد ہوگی جو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس پر مشتمل ہوگی۔ ججوں کا تقرر صدر پاکستان کرے گا۔ سپریم کورٹ کے ججوں کی ریٹائرمنٹ کے لیے عمر کی حد 65 سال اور ہائی کورٹ کے جج کے لیے ریٹائرمنٹ کی حد عمر 62 سال ہوگی۔

**9- شہریوں کے بنیادی حقوق:** عوام کو بہتر زندگی گزارنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کئی حقوق دیے گئے، جن کو شہریوں کے بنیادی حقوق کہتے ہیں۔

**10- قومی زبانیں:** 1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

## 1962ء کے آئین کی منسوخی

صدر جنرل محمد ایوب خاں نے قریباً دس سال حکومت کی۔ ان کے دور میں کئی اصلاحات نافذ ہوئیں اور ملک نے صنعتی میدان میں کافی ترقی کی۔ جنرل محمد ایوب خاں کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی اور حالات حکومت کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔ آئین کی رُو سے تمام اختیارات صدر پاکستان کے پاس تھے۔ ان حالات کے پیش نظر ایک دفعہ پھر ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ 25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے حکومت سنبھال لی اور 1962ء کے آئین کو منسوخ کر دیا۔

سوال 5: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے واقعات، وجوہات اور اثرات تحریر کریں۔ (SGD. GII, RWP. GI, 2023) (LHR. GI, MLN. GI, RWP. GI, DGK. GII, 2024)

جواب:

## مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے واقعات

پاکستان کے پہلے عام انتخابات 1970ء میں ہوئے اور ان انتخابات میں مشرقی پاکستان سے مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ اور مغربی پاکستان سے ذوالفقار علی بھٹو کی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اقتدار کی ہوس، سیاست دانوں کی باہمی عداوتیں اور جنرل یحییٰ خاں کی اقتدار سے چمٹے رہنے کی خواہش نے مشرقی پاکستان کے لوگوں میں احساس محرومی کو مزید ہوا دی جو آخر کار دسمبر 1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا باعث بنی اور بنگلہ دیش کے نام سے ایک نیا ملک دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

1- **مشرقی پاکستان کی مغربی پاکستان سے دوری:** پاکستان کو اپنی آزادی کے دن ہی سے بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مسائل میں ایک بڑا مسئلہ یہ تھا کہ پاکستان دو حصوں یعنی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان پر مشتمل تھا اور ان دونوں کے درمیان براہ راست زمینی رابطہ نہیں تھا۔ دوسرا یہ کہ مغربی پاکستان چار صوبوں پر مشتمل تھا جب کہ مشرقی پاکستان صرف ایک صوبہ پر مشتمل تھا مگر آبادی کے لحاظ سے اکثریت میں تھا۔ دونوں حصوں میں بولی جانے والی زبانیں بھی مختلف تھیں۔ اس کے علاوہ زندگی کے دیگر معاملات میں بھی دونوں حصوں میں بسنے والے لوگوں کا نقطہ نظر ایک دوسرے سے کافی مختلف تھا۔ جب جنرل محمد یحییٰ خاں نے 1969ء میں حکومت سنبھالی تو انھوں نے اعلان کیا کہ ملک میں عام انتخابات کروائے جائیں گے اور اکثریتی جماعت حکومت بنائے گی۔

2- **1970ء کے عام انتخابات:** ملک کے پہلے عام انتخابات 7 دسمبر 1970ء کو ہوئے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں مشرقی پاکستان سے شیخ مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی مگر مغربی پاکستان سے اُسے کوئی بھی سیٹ نہ مل سکی۔ یہی صورت حال مغربی پاکستان کی سیاسی جماعتوں کی تھی۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کی لیکن مشرقی پاکستان میں اس کا کوئی نمائندہ نہیں تھا۔

3- **اقتدار کی جنگ:** انتخابات کے بعد اقتدار کی جنگ نے ایک نئی صورت اختیار کر لی۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے چھ نکات پر مبنی منشور کی بنیاد پر حکومت کے قیام کا اعلان کیا جب کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔ جنرل محمد یحییٰ خاں کی ہوس اقتدار سے حالات مزید خراب ہو گئے۔ اسی دوران میں شیخ مجیب الرحمٰن نے ریاستی معاملات میں عدم تعاون کی تحریک کا اعلان کر دیا۔ جگہ جگہ قتل و غارت، عدم تعاون، ٹیکس ادا کرنے سے انکار، ہڑتالیں، عدالتوں کا بائیکاٹ اور ملازمین کا کام پر نہ جانا آئے دن کا معمول بن گیا۔

4- **شیخ مجیب الرحمٰن کی متوازی حکومت کا قیام:** حالات پر قابو پانے کے لیے جنرل ٹکا خاں کو مشرقی پاکستان کا نیا گورنر مقرر کیا گیا مگر صورت حال میں بہتری نہ آئی۔ اسی دوران میں شیخ مجیب الرحمٰن نے متوازی حکومت قائم کر لی۔ شیخ مجیب الرحمٰن نے انتخابات کے نتائج اور عوامی حمایت کی فضا کو دیکھتے ہوئے چھ نکات کی منظوری کے بغیر تعاون سے انکار کر دیا۔ ہندوستان کی بھرپور حمایت اور امداد کے تحت شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے چھ نکات میں مزید سخت شرائط کا اعلان کر دیا۔

5- **حالات کی ابتری:** 23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا۔ ان حالات میں شیخ مجیب الرحمٰن کی گرفتاری نے حالات کو مزید خراب کر دیا۔ خانہ جنگی اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ ہندوستان مکمل طور پر عوامی لیگ کی حمایت کر رہا تھا اور اپنے غنڈوں کو مشرقی پاکستان بھیج رہا تھا جو مکتی باہنی کے کارکنوں سے مل کر پاکستانی فوجیوں اور عام محبِ وطن شہریوں کو قتل کر رہے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں مشرقی پاکستانیوں نے بھارت کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ ہندوستان کی حکومت نے مہاجرین کی مدد کا بہانہ بنا کر مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔

6- **بنگلہ دیش کا قیام:** زمینی رابطہ کٹ جانے اور مقامی لوگوں کے عدم تعاون کی وجہ سے مشرقی پاکستان میں فوری اور موثر کارروائی نہ ہو سکی اور پاکستانی افواج کو مجبوراً ہتھیار ڈالنا پڑے۔ بھارت آخر کار اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ایک الگ ملک بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔

## مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات

1- **نااہل ملکی قیادت:** قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ملک میں کوئی ایسا راہ نما نہ تھا جس پر تمام پاکستانی عوام کا اتفاق رائے ہوتا۔ قیادت کے فقدان نے مشرقی پاکستان کے لوگوں میں احساس محرومی کو مزید ہوا دی۔ عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات نے بھی علیحدگی پسندر جحانات کو کافی تقویت دی۔

**2- ہندوؤں کے اثرات:** مشرقی پاکستان میں تجارت اور سرکاری ملازمتوں پر کافی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے اور وہ ایک خاص منصوبے کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو ابھار رہے تھے۔ مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ لہٰذا انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور ان کے جذبات کو ابھارا۔

**3- ہندو اساتذہ کا منفی کردار:** مشرقی پاکستان کے سکولوں اور کالجوں میں اساتذہ کی اکثریت ہندو تھی۔ ان اساتذہ نے نئی نسل کے ذہنوں میں بنگالی قومیت کا جذبہ ابھارا۔ اس نئی نسل نے دو قومی نظریہ کو پس پشت ڈال دیا، اس طرح پاکستان مخالف گروہ اپنے منفی خیالات کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گیا۔

**4- حصول اقتدار کے لیے کوشش:** 1954ء میں ہونے والے مشرقی پاکستان کے انتخابات میں مسلم لیگ کو شکست ہوئی۔ متحدہ محاذ نے اقتدار حاصل کرنے کے لیے ارکان اسمبلی کی حمایت حاصل کرنے کے لیے جدوجہد شروع کر دی۔ ہندو ارکان نے مسلمانوں کی اس باہمی کشمکش سے فائدہ اٹھایا اور اپنے مطالبات منوانے کے لیے منفی ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر دیے، اس طرح بہت سے لیڈر علیحدگی کی باتیں کرنے لگے۔

**5- احساس محرومی:** بنگالیوں کے اندر یہ احساس محرومی پیدا ہو چکا تھا کہ انھیں مغربی پاکستان کی نسبت کم تر سمجھا جاتا ہے اور حکومت میں مناسب حصہ نہیں دیا جاتا۔ مغربی پاکستان کے قائدین انھیں یہ بات نہیں سمجھا سکے۔ محمد علی بوگرہ، حسین شہید سہروردی اور خواجہ ناظم الدین کی حکومتوں کی برخاستگی سے بنگلہ دیش بنانے کا تاثر اور بھی پختہ ہو گیا۔

**6- مشرقی پاکستان میں فوجی کارروائی:** مارچ 1971ء میں مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن نے مرکزی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ بنگلہ دیش کا پرچم لہرا دیا گیا، لوگوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنا کاروبار بند کر دیں۔ ملازمین کام کرنا چھوڑ دیں، ٹیکس ادا نہ کریں۔ پورے مشرقی پاکستان میں ہڑتال کروائی گئی۔ جنرل ٹکا خاں نے بنگالیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جس کے نتیجے میں مرکزی حکومت کے خلاف اور زیادہ ردِعمل سامنے آیا جو علیحدگی کا موجب بنا۔

**7- بڑی طاقتوں کی سازش:** مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بڑی طاقتوں کی سازش بھی شامل تھی۔ امریکہ اور روس دونوں چین کے خلاف تھے، اور لہٰذا یہ دونوں ممالک بنگلہ دیش کو استعمال کر کے چین کو تنگ کرنا چاہتے تھے۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے بھارت کو تیار کیا اور اسے اسلحہ دیا۔ گویا بڑی طاقتوں کی سازش کامیاب ہوئی اور مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔

**8- معاشی پسماندگی:** مشرقی پاکستان معاشی لحاظ سے پسماندہ علاقہ تھا۔ کسی بھی حکومت نے اس علاقہ کی معاشی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہ کیے۔ اس طرح بنگالیوں میں احساس محرومی بڑھتا گیا۔

**9- زبان کا مسئلہ:** زبان کا مسئلہ اگرچہ 1956ء اور 1962ء کے آئین میں حل ہو گیا تھا مگر مشرقی پاکستان کے لوگوں کے اندر زبان کے حوالے سے ایک احساس محرومی پیدا ہو چکا تھا، جس کو کئی اقدامات کے باوجود بھی ختم نہ کیا جا سکا۔

**10- بھارت کی بے جا مداخلت:** بھارت کی مشرقی پاکستان کے معاملات میں بے جا مداخلت نے بھی حالات کو خراب کیا۔ بھارت نے مکتی باہنی کے کارکنوں کو تربیت اور امداد دینے کے علاوہ علیحدگی پسندانہ رجحانات کی بھی سرپرستی کی۔

**11- 1970ء کے عام انتخابات:** 1970ء کے عام انتخابات سے حالات نے ایک نئی کروٹ بدلی اور مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی مکمل کامیابی کے بعد لوگوں نے ایک نئے انداز سے سوچنا شروع کر دیا۔

## مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اثرات

**1- مایوسی:** مشرقی پاکستان کی علیحدگی پاکستانی قوم کے لیے شدید دھچکا ثابت ہوئی۔ حکومت، فوج اور عوام کا مورال گر گیا اور ان پر مایوسی اور یاسیت کے بادل چھانے لگے۔

**2- کمزور معاشی حالت:** مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے پاکستان کی معاشی حالت کمزور ہو گئی۔

**3- قومی اتحاد کا فقدان:** قومی اتحاد اور یک جہتی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ ان حالات میں ایک فعال قیادت کی اشد ضرورت تھی جو عوام میں مایوسی ختم کر کے ان میں جینے کی امنگ پیدا کرے۔

**4- مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ:** بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل یحیٰی خاں نے باقی ماندہ (مغربی) پاکستان میں اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو

کے سپرد کر دیا کیوں کہ اس جماعت کو 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی تھی۔ اس طرح ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کی تاریخ کے پہلے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔

**5- عبوری آئین کی تشکیل:** ملک کا نظام چلانے کے لیے 1972ء میں ایک عبوری آئین بنایا گیا اور مستقبل کے آئین کے لیے نو منتخب قومی اسمبلی کے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں اُن تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل تھے جن کی قومی اسمبلی میں نمائندگی تھی۔ کمیٹی نے اپنی سفارشات مسودہ کی شکل میں 31 دسمبر 1972ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیں۔ قومی اسمبلی نے ان سفارشات اور آئینی مسودہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد 10 اپریل 1973ء کو اسے منظور کر لیا۔

**6- 1973ء کے آئین کا نفاذ:** پاکستان کا پہلا متفقہ آئین جسے تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت اور تائید حاصل تھی، 14 اگست 1973ء کو نافذ کیا گیا جو کہ اب تک مختلف ترامیم اور تبدیلیوں کے ساتھ ملک میں رائج ہے۔

**سوال 6: 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات کی وضاحت کیجیے۔** (LHR. GI, SGD. GI, BWP. GII, 2023) (BWP. GII, 2024)

**جواب: 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات**

1- **تحریری آئین:** 1973ء کا آئین تحریری شکل میں ہے جو کہ 280 دفعات پر مشتمل ہے۔

2- **قراردادِ مقاصد:** سابقہ آئینوں کی طرح اس آئین میں بھی قراردادِ مقاصد کو آئین کے دیباچے میں شامل کیا گیا۔

3- **ملک کا نام:** ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

4- **سرکاری مذہب:** پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام اور صدر اور وزیراعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

5- **مسلمان کی تعریف:** مسلمان کی تعریف کی گئی۔ اس تعریف کی رُو سے وہی شخص مسلمان تصور ہوگا جو ختم نبوت پر یقین رکھتا ہو اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

6- **طرزِ حکومت:** 1973ء کے آئین کے تحت ملک میں وفاقی پارلیمانی نظامِ حکومت رائج کیا گیا۔ آئین کے تحت ملک کا سربراہ صدر اور حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہوگا۔

7- **دو ایوانی مقننہ:** 1973ء کے آئین کے تحت قانون ساز ادارے کے دو ایوان رکھے گئے، جن کو قومی اسمبلی اور سینٹ کا نام دیا گیا۔ قومی اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد 342 ہوگی جن میں 60 عورتیں اور 10 غیر مسلم ہوں گے۔ سینٹ کے ارکان کی کل تعداد 104 ہوگی جس میں 17 خواتین اور 4 غیر مسلم ہوں گے جس میں ہر صوبے سے 22، فاٹا سے 8 اور وفاقی دارالحکومت سے 4 ارکان شامل ہوں گے۔

8- **اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام:** ملکی قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے ارکان کی تعداد 8 سے 20 ارکان تک ہوگی۔ وہ اسلامی فقہ، معیشت، اور سیاست کے ماہرین ہوں گے۔ یہ کونسل قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے میں قانون ساز اداروں کی رہنمائی کرے گی۔ مروجہ قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کا کام بھی کونسل کے سپرد کیا گیا۔ آئین کی رو سے کونسل تمام قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کا کام سات سال کے اندر سرانجام دے گی اور حتمی رپورٹ پیش کرے گی۔

9- **جواب دہی:** اس دستور کے ذریعے وزیراعظم اور اس کی کابینہ مقننہ کے سامنے جواب دہ ہوں گے اور اس وقت تک حکومت میں رہیں گے جب تک ان کو مقننہ کی حمایت حاصل ہوگی۔

10- **اختیارات کی تقسیم:** اس دستور میں واضح کیا گیا کہ اختیارات مرکز اور صوبوں میں تقسیم کیے جائیں گے۔ پارلیمنٹ کے دو ایوان ہوں گے۔ ایوان بالا یعنی سینٹ میں چاروں صوبوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔ جب کہ ایوانِ زیریں یعنی قومی اسمبلی میں صوبوں کو ان کی آبادی کی بنیاد پر نمائندگی دی جائے گی۔

11- **عدلیہ کی آزادی:** آئین کے تحت عدلیہ کی آزادی اور خود مختاری کی مکمل ضمانت فراہم کی گئی۔ آئین کے تحت ججوں کو معقول معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا گیا، ججوں کو ملازمت کا تحفظ دیا گیا اور آزادانہ فیصلے کرنے کے لیے مکمل اختیارات دیے گئے۔

12- **شہریوں کے مساوی حقوق:** آئین میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہیں۔

13- **شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ:** آئین میں شہریوں کو بنیادی حقوق کی فراہمی کا مکمل تحفظ فراہم کیا گیا۔ پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلیوں کو بھی اختیار حاصل نہیں کہ وہ ان کے خلاف کوئی قانون بنائیں۔

**14- قومی زبان:** آئین کی رو سے اُردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا اور اسے آئندہ پندرہ سال کے عرصہ میں سرکاری زبان کی حیثیت رائج کرنے کے انتظامات کیے جائیں گے اتنے عرصے میں اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان رائج رہے گی۔

**15- آئینی اداروں کا قیام:** 1973ء کے آئین کے تحت مرکزی اور صوبائی معاملات کے تحفظ کے لیے کچھ آئینی ادارے قائم کیے گئے۔ان میں مشترکہ مفادات کی کونسل، قومی اقتصادی کونسل، قومی مالیاتی کونسل اور وفاقی محتسب کا ادارہ شامل ہیں۔یہ ادارے اپنی حدود میں رہتے ہوئے قومی مفادات کا تحفظ کریں گے۔

## سوال 7: 1973ء کے آئین کے تحت وفاقی حکومت کا ڈھانچا تحریر کریں۔

### جواب: 1- صدر پاکستان

ملک کا سربراہ صدر پاکستان ہوتا ہے جس کا انتخاب دونوں ایوانوں کے ارکان اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پانچ سال کے لیے کرتے ہیں۔

**اختیارات و فرائض:** (i) صدر پاکستان، وزیر اعظم کے مشورے پر عمل کرتا ہے، پارلیمنٹ کے پاس شدہ بلوں کو منظور کرتا ہے یا واپس بھجواتا ہے

(ii) آرڈی نینس جاری کر سکتا ہے۔

(iii) صدر پاکستانی سفیروں کا تقرر کرتا ہے اور غیر ممالک کے سفیروں کے کاغذات نامزدگی وصول کرتا ہے۔ملک کو اندرونی یا بیرونی کوئی خطرہ ہو تو ہنگامی حالات کا اعلان بھی کر سکتا ہے۔

### 2- وزیر اعظم

وزیر اعظم وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔اس کا انتخاب قومی اسمبلی کثرت رائے سے کرتی ہے اور اسمبلی میں اکثریت حاصل رہنے تک وہ اپنے عہدے پر فائز رہ سکتا ہے۔

**اختیارات و فرائض:** (i) وزیر اعظم کی مدد کے لیے وفاقی کابینہ ہوتی ہے جس کے ارکان کا انتخاب وزیر اعظم، پارلیمنٹ کے ارکان میں سے کرتا ہے۔

(ii) وزیر اعظم اور ان کی کابینہ اپنی تمام کارکردگی کے لیے پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔

(iii) وزیر اعظم کو تمام انتظامی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ (iv) وزیر اعظم کو قانون سازی، بجٹ سازی اور امور دفاع کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

(v) وزیر اعظم صدر کو قومی اسمبلی توڑنے کا مشورہ دے سکتا ہے جس پر عمل درآمد صدر کے لیے ضروری ہے۔

### 3- وفاقی کابینہ

وفاقی کابینہ وزیر اعظم اور وزرا پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ وفاقی حکومت کے تمام امور چلاتی ہے۔وفاقی کابینہ میں دو قسم کے وزرا ہوتے ہیں، وفاقی وزرا اور وزرائے مملکت جو وزیر اعظم کی خوش نودی تک اپنے عہدے پر برقرار رہتے ہیں۔

**(i) وفاقی وزیر:** وفاقی وزیر وزارت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو وزارت اور وزیر اعظم کے درمیان ایک رابطہ کار کی حیثیت رکھتا ہے۔وہ ایوان میں اپنی وزارت کی نمائندگی کرتا ہے، نیز اپنی وزارت پر کیے گئے سوالات کے جواب دیتا ہے۔

**(ii) وزیر مملکت:** وزارت کے اندر ایک یا دو ڈویژن ہوتے ہیں۔وزیر مملکت ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو اپنی ڈویژن اور وزیر اعظم کے درمیان رابطہ کار کے طور پر کام کرتا ہے۔وہ پارلیمنٹ میں اپنی ڈویژن کی نمائندگی کرتا ہے اور اس پر اٹھائے گئے سوالات کے جواب دیتا ہے۔

### 4- سیکرٹری

وزارت کا انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ وفاقی حکومت کا گریڈ 22 کا ملازم ہوتا ہے۔وفاقی سیکرٹری کا انتخاب فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتا ہے۔

**اختیارات و فرائض:** وہ وفاقی وزرا کو پالیسی بنانے اور دیگر کاروبار حکومت چلانے میں مدد دیتا ہے۔ وہ اپنے وزیر کے ذریعے سے وزیر اعظم تک اپنی تجاویز بھیجتا ہے جن کو منظوری کے بعد شائع کرتا ہے۔سیکرٹری صرف پالیسی نہیں بناتا بلکہ اس کو لاگو بھی کرتا ہے۔وہ ڈویژن، منسلکہ محکمہ جات، ماتحت دفاتر، خودمختار اور نیم خودمختار اداروں کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

### 5- ایڈیشنل سیکرٹری

ڈویژن کا انتظامی سربراہ ایڈیشنل سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ گریڈ 21 کا وفاقی حکومت کا ملازم ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) وہ وزیر مملکت کو پالیسی بنانے اور دیگر فیصلے کرنے میں مدد دیتا ہے۔

(ii) وہ اپنے وزیر مملکت یا متعلقہ وزیر کے ذریعے اپنی تجاویز وزیر اعظم کو بھیجتا ہے جن کو منظوری کے بعد شائع کرتا ہے۔

(iii) وہ اپنی ڈویژن میں وہی فرائض سرانجام دیتا ہے جو سیکرٹری اپنی وزارت میں سرانجام دیتا ہے۔

(iv) جب ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری کے ماتحت کے طور پر کام کرتا ہے تو وہ وہی کام کرتا ہے جس کا سیکرٹری حکم دیتا ہے اور اپنی تجاویز سیکرٹری کے ذریعے سے وزیر تک بھیجتا ہے۔

### 6- جوائنٹ سیکرٹری

جوائنٹ سیکرٹری وفاقی حکومت کا گریڈ 20 کا آفیسر ہوتا ہے اور ایڈیشنل سیکرٹری سے جونیئر ہوتا ہے۔ وہ وزارت میں تیسرے نمبر پر اور ڈویژن میں دوسرے نمبر پر آتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) یہ ایڈیشنل سیکرٹری کی مدد کرتا ہے۔ (ii) وہ اپنے ونگ کا انچارج ہوتا ہے اور اس کے تمام کاموں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

(iii) اس کے احکام وصول کر کے نیچے بھیجتا ہے۔ اس طرح نیچے سے رپورٹ وصول کر کے اوپر بھیجتا ہے۔

### 7- ڈپٹی سیکرٹری

ڈپٹی سیکرٹری وفاقی حکومت کا گریڈ 19 کا آفیسر ہوتا ہے۔ وہ عام طور پر اپنی برانچ کا انچارج ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) وہ ہر حکم اوپر سے وصول کرتا ہے اور سیکشن آفیسر کو دیتا ہے (ii) سیکشن آفیسر سے رپورٹ وصول کر کے اوپر بھیجتا ہے۔

(iii) وہ فیصلوں کو لاگو کرنے میں مدد دیتا ہے۔ (iv) وہ اپنی برانچ کے دوسرے ملازمین کی نگرانی کرتا ہے۔

### 8- سیکشن آفیسر

سیکشن آفیسر گریڈ 17 یا 18 کا وفاقی حکومت کا آفیسر ہوتا ہے اور اپنے سیکشن کا انچارج ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) وہ اپنے سیکشن کے روزانہ کے کاموں کو نمٹاتا ہے۔ (ii) وہ حکام بالا کے احکامات کو عملی جامہ پہناتا ہے۔

(iii) وہ اپنے سیکشن کے دیگر ملازمین کی نگرانی کرتا ہے۔

**سوال 8: صوبائی حکومتوں کا ڈھانچا تحریر کریں۔**

جواب: صوبائی حکومت کی تنظیم اور اس کا طریقہ کار وفاقی حکومت کے ڈھانچے سے ملتا جلتا ہے۔ صوبے کی سطح پر صوبائی سیکرٹریٹ، منسلکہ دفاتر، ماتحت دفاتر اور دیگر خودمختار اور نیم خودمختار ادارے کام کرتے ہیں۔ ان اداروں کے کام کرنے کا طریقہ کار تقریباً وفاقی طرز حکومت جیسا ہے۔ صوبائی حکومتوں کو تعلیم، صحت، زراعت، صنعت، صوبائی محصولات، ذرائع آمد و رفت اور دیگر کاموں کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ صوبائی حکومت کی تنظیم کی تفصیل درج ذیل ہے:

### 1- صوبائی گورنر

صوبائی حکومت کا سربراہ گورنر ہوتا ہے۔ گورنر کی نامزدگی صدر کرتا ہے۔ گورنر کا اپنے عہدے پر قائم رہنے کا انحصار صدر کی صوابدید پر ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) گورنر کے اختیارات میں یہ ہے کہ وہ اسمبلی کا اجلاس طلب کر سکتا ہے۔

(ii) گورنر اسمبلی سے خطاب بھی کر سکتا ہے اور وزیر اعلیٰ کے مشورے پر اسے توڑ بھی سکتا ہے۔

(iii) گورنر کا کام وزیر اعلیٰ کے مشورے پر تمام نظم و نسق چلانا ہے۔ (iv) گورنر حالات کے پیش نظر آرڈیننس بھی جاری کر سکتا ہے۔

### 2- وزیر اعلیٰ

وزیر اعلیٰ صوبے کی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ کا انتخاب صوبائی اسمبلی کرتی ہے۔ وزیر اعلیٰ کا انتخاب صوبائی اسمبلی پانچ سال کے لیے کرتی ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) وزیراعلیٰ صوبے کی انتظامیہ کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔ (ii) وزیراعلیٰ کا معاون چیف سیکرٹری ہوتا ہے۔

(iii) یہ چیف سیکرٹری ہی ہوتا ہے جو صوبے کی تمام انتظامیہ کو کنٹرول کرتا ہے اور اس کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔

(iv) وزیراعلیٰ کی ایک اپنی صوبائی کابینہ ہوتی ہے۔ (v) اسمبلی پر اس کی پوری گرفت ہوتی ہے اور یہی گرفت قانون سازی میں مدد دیتی ہے۔

(vi) کابینہ کے ارکان وزیراعلیٰ کی مرضی سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ صوبے میں امن وامان کی ذمہ داری وزیراعلیٰ پر عائد ہوتی ہے۔

## 3- کابینہ

وفاقی کابینہ کی طرح صوبائی کابینہ بھی ہوتی ہے۔ کابینہ کے ارکان وزیراعلیٰ کی مرضی سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ کابینہ کے ہر وزیر کا اپنا ایک محکمہ ہوتا ہے جس کی کارکردگی کی رپورٹ وزیراعلیٰ کو دی جاتی ہے۔ وزیر، وزیراعلیٰ کے سامنے اپنے محکمہ کی کارکردگی کے لیے جواب دہ ہوتا ہے۔

## 4- چیف سیکرٹری

چیف سیکرٹری انتظامی امور کے معاملے میں صوبے کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ افسر شاہی کا سینئر ترین فرد ہوتا ہے اور عام طور پر اس کا گریڈ 22 ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) وہ صوبائی کابینہ کا سیکرٹری ہونے کی وجہ سے کابینہ کے تمام فیصلوں پر عملدرآمد کرنے کے سلسلے میں ذمہ دار ہوتا ہے۔

(ii) وہ تمام سیکرٹریوں کی کمیٹی کا چیئرمین ہوتا ہے اور سیکرٹریز کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے۔

(iii) ہر محکمہ کا سیکرٹری چیف سیکرٹری کے ماتحت ہوتا ہے اور اپنے محکمہ کی کارکردگی کے لیے جواب دہ ہوتا ہے۔

## 5- سیکرٹری

ہر محکمہ کا انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے۔ وہ عام طور پر 20 گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) اس کا کام محکمہ کے وزیر کی معاونت کرنا ہوتا ہے۔ (ii) وہ پالیسی بنانے کے لیے وزیر سے مشاورت کرتا ہے۔

(iii) وہ اپنے محکمہ کی کارکردگی کی رپورٹ وزیر کو دیتا ہے۔ (iv) وہ اپنے محکمہ کی نگرانی کے ساتھ ساتھ حکومت کی پالیسیوں کو بھی لاگو کرتا ہے۔

(v) سیکرٹری وزیراعلیٰ کے لیے سمریاں بھی تیار کر کے انھیں بھجوانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

## 6- ایڈیشنل سیکرٹری

سیکرٹری کے مددگار کو ایڈیشنل سیکرٹری کہتے ہیں۔ اس کا گریڈ 19 ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) اس کا کام سیکرٹری کے احکامات کو نیچے بھیجنا اور محکمہ سے رپورٹیں وصول کر کے سیکرٹری کو پیش کرنا ہوتا ہے۔

(ii) اپنے ونگ کے ملازمین کی نگرانی کرنا اور سیکرٹری کے حکم کے مطابق کام کو سرانجام دینا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔

(iii) ایڈیشنل سیکرٹری عام طور پر فیصلہ سازی کے عمل میں شریک نہیں ہوتا۔

## 7- ڈپٹی سیکرٹری

ڈپٹی سیکرٹری اپنی برانچ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ گریڈ 18 یا 19 کا آفیسر ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) ڈپٹی سیکرٹری کا تعلق وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کے ملازمین سے ہوتا ہے۔

(ii) وہ صرف اوپر سے دیے گئے احکامات وصول کرتا ہے اور اسے سیکشن آفیسر کو عمل درآمد کے لیے بھیج دیتا ہے۔

(iii) وہ محکمہ کے فیصلوں میں عام طور پر دخل اندازی نہیں کرتا۔

## 8- سیکشن آفیسر

سیکشن آفیسر اپنے سیکشن کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ وفاقی یا صوبائی سطح پر گریڈ 17 یا 18 کا آفیسر ہوتا ہے۔

**اختیارات وفرائض:** (i) وہ سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کے احکامات کو پورا کرتا ہے۔ (ii) وہ سیکشن کے تمام معاملات کی رپورٹ ڈپٹی سیکرٹری کو دیتا ہے۔

**سوال 9: 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان میں عدلیہ کا کردار تحریر کریں۔**

جواب: عدلیہ حکومت کا تیسرا اہم شعبہ ہے۔ عدل و انصاف کا حصول انسان کی اہم ترین ضرورت اور فطری خواہش ہے۔ ایک بااختیار اور آزاد عدلیہ شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضامن اور محافظ ہوتی ہے۔ عدلیہ درج ذیل فرائض سرانجام دیتی ہے:

**1- عدل و انصاف کی فراہمی:** عدلیہ کا سب سے اہم کام عدل و انصاف کی فراہمی ہے۔ عدالتیں مقدمات کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دینے اور بے گناہوں کو آزاد کرنے کی مجاز ہوتی ہیں۔ اعلیٰ ملکی عدالتیں اپنی ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں بھی سنتی ہیں اور ان کے فیصلوں پر نظر ثانی کر کے اپنا حتمی فیصلہ سناتی ہیں۔

**2- ماتحت عدالتوں کی نگرانی:** ملک کی سب سے بڑی عدالت، عدالت عظمیٰ (Supreme Court) ہے جو ملک کے پورے عدالتی نظام کی نگرانی کرتی ہے۔ اس کے ماتحت صوبوں کی بڑی عدالتیں ہوتی ہیں جو عدالت عالیہ (High Courts) کہلاتی ہیں۔ ان کی زیر نگرانی ضلعی اور مقامی عدالتیں کام کرتی ہیں۔

**3- بنیادی حقوق کا تحفظ:** آزاد عدلیہ کی وجہ سے کوئی بھی حکومت ملکی قوانین کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی۔ عوام اپنے بنیادی حقوق کا تحفظ عدلیہ کے ذریعے سے کرتے ہیں۔ عدلیہ لوگوں کے بنیادی حقوق کی محافظ ہوتی ہے اور ان کی فراہمی کی ضمانت دیتی ہے۔

**4- قانون اور آئین کی تشریح:** جب کسی مقدمے میں براہ راست قانون کا اطلاق نہ ہوتا ہو تو عدلیہ متعلقہ قانون کی تشریح و توضیح کر کے اس کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس طرح جج صاحبان ایسی مثالیں (Precedents) قائم کرتے ہیں جو بعد کے مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت ججوں کے سامنے رہتی ہیں اور ملکی قانون کی طرح تصور ہونے لگتی ہیں۔

**5- مرکز اور صوبوں میں اختیارات کی تقسیم:** وفاقی طرز حکومت میں ملکی آئین مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے اختیارات کی واضح نشان دہی کرتا ہے۔ اگر ان دونوں حکومتوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم پر جھگڑا ہو جائے تو ملک کی اعلیٰ عدالت کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے جو حتمی فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔

**6- مشاورتی فرائض:** بعض اوقات سربراہ مملکت یعنی صدر کو کسی اہم قانونی نکتے کی وضاحت کے لیے عدالت عظمیٰ سے مشورہ طلب کرنا پڑتا ہے اور پھر وہ اس مشورے کی روشنی میں ضروری اقدامات کرتا ہے۔ اگرچہ انتظامیہ عدلیہ کے مشورے کی پابند نہیں ہوتی لیکن عموماً وہ اس کے مشورے کو نظر انداز نہیں کرتی۔

**7- عدالتی نظر ثانی:** جن ریاستوں میں تحریری آئین نافذ العمل ہے وہاں مقننہ کے منظور کردہ قوانین پر نظر ثانی کا اختیار سپریم کورٹ کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر سپریم کورٹ کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے کہ مجلس قانون ساز کا منظور کردہ قانون آئین کے خلاف ہے تو وہ اس قانون کا جائزہ لیتی ہے۔ اگر اس قانون کو ملکی آئین کے خلاف پائے تو اسے کالعدم قرار دے سکتی ہے۔ اس عمل کو عدلیہ کی نظر ثانی (Judicial Review) کہتے ہیں۔ یہ اختیار امریکا اور کئی دوسرے ممالک کی اعلیٰ عدلیہ کو حاصل ہے۔

**سوال 10: 1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کو دیے گئے بنیادی حقوق تحریر کریں۔**

جواب: آئین 1973ء میں پاکستان کے شہریوں کو تمام بنیادی حقوق عطا کیے گئے ہیں۔ مزید براں پابندی بھی عائد کی گئی ہے کہ حکومت بنیادی حقوق کو سلب کرنے کے لیے کوئی قانون نہیں بنا سکتی۔ پاکستان میں شہریوں کو ملنے والے حقوق درج ذیل ہیں:

**1- زندگی کا حق:** حق زندگی انسان کا سب سے بڑا اور بنیادی حق ہے۔ ریاست ہر فرد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ 1973ء کے آئین کے مطابق کسی فرد کو حق نہیں پہنچتا کہ دوسروں کو زندگی کے حق سے محروم کرے۔ اسی طرح آئین نے ہر فرد کو اپنی زندگی کی حفاظت کرنے کی آزادی دے رکھی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے اس حق پامال کرنے کی کوشش کرے گا تو ریاست اس اقدام کے سدباب کا بندوبست کرے گی۔

**2- بلاوجہ گرفتاری:** آئین کے تحت کسی شخص کو وجوہات بتائے بغیر گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی کو گرفتار کیا جائے گا تو گرفتاری کے بعد 24 گھنٹے کے اندر مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے۔

**3- نقل و حرکت کی مکمل آزادی:** ہر شہری کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے ملک میں جہاں چاہے رہائش اختیار کرے اور جہاں چاہے سیر و سیاحت اور کاروبار کے سلسلے میں سکونت پذیر ہو۔ دراصل آزادی نقل و حرکت سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ کسی شخص کو بے جا طور پر قید میں نہ رکھا جائے۔

**4- انجمن یا یونین بنانے کا حق:** ہر شہری کو انجمن یا یونین بنانے کا حق حاصل ہے۔ ریاست ایسی انجمنوں یا اداروں کی تشکیل کا حق نہیں دیتی جن کی سرگرمیاں قومی مفادات کے خلاف ہوں۔

**5- تجارت، کاروبار یا کوئی پیشہ اختیار کرنے کا حق:** آئین کے تحت اگر ایک شہری بے روزگار ہے تو وہ حکومت سے روزگار کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اگر اس شہری میں اتنی قابلیت ہے کہ وہ بہتر سے بہتر مقام حاصل کر سکتا ہے تو اس کی راہ میں حکومت کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے کیونکہ روزگار حاصل کرنا شہریوں کا معاشی حق ہے اور اس سلسلے میں معقول اور مناسب انتظام کرنا فلاحی ریاست کا فرض ہے۔

**6- تحریر و تقریر کی آزادی:** تحریر و تقریر کی آزادی کے حق سے مراد فرد کی رائے کے اظہار کا حق ہے یعنی وہ اپنے خیالات و افکار کو تحریر یا تقریر کے ذریعے دوسرے لوگوں تک پہنچائیں اور ان کے ساتھ تبادلہ خیالات یا آزادانہ تبصرہ کریں۔ تحریر و تقریر کی آزادی جمہوریت کی روح ہے۔ اس آئین میں بھی پاکستان کے ہر شہری کو تحریر و تقریر کی آزادی دی گئی۔

**7- مذہب کے پرچار کا حق:** آئین کے مطابق ہر شہری کو اپنی مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ و اشاعت کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے مذہب اور عقیدے کے پرچار، عبادت گاہوں کی حفاظت اور بندوبست کرنے کے بھی بھرپور حقوق حاصل ہیں۔

**8- جائیداد خریدنے کا حق:** آئین کے تحت پاکستان کے ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ جائز طریقے سے اپنی جائیداد میں اضافہ کر سکتا ہے، لہٰذا اسے آزادانہ طور پر اپنی جائیداد کی خرید و فروخت کا اختیار حاصل ہے۔ حکومت اس حق کو تسلیم کرتے ہوئے افراد کی جائیداد کی حفاظت کرتی ہے یعنی کسی شہری کو جائیداد خریدنے یا جائیداد رکھنے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

**9- زبان و ثقافت کے تحفظ کا حق:** دستور کے تحت پاکستان کے ہر شہری کو اپنی تہذیب و تمدن، زبان و ثقافت کو فروغ دینے اور اس کی حفاظت کرنے کا حق حاصل ہے۔ خاص طور پر پاکستانی معاشرے میں جو افراد اقلیت میں رہتے ہیں۔ کسی فرقے یا عقیدے کے لوگوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے فرقے یا عقیدے کے لوگوں سے یہ حق چھین لیں اور نہ ہی حکومت اس حق کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکتی ہے۔

**10- مساوات کا حق:** ریاست کے تمام شہری بلا امتیاز مذہب، رنگ، نسل اور جنس قانون کی نظر میں برابر ہیں، اس لیے تمام شہریوں کا یہ حق ہے کہ ان کے ساتھ بغیر کسی امتیاز کے برابر اور ایک جیسا سلوک روا رکھا جائے۔ ریاست کی طرف سے دی گئی مراعات اور حکومت کے اداروں یا تنظیموں کی جانب سے تمام شہریوں کو یکساں طور پر استفادہ کرنے اور فراہم کردہ تمام سہولیات سے مستفید ہونے کا حق حاصل ہے۔

**11- سابقہ جرم کی سزا:** کسی شہری کو سابقہ جرم کی سزا نہیں دی جا سکتی۔

**12- دوہری سزا:** کسی فرد کو ایک ہی جرم پر دو مرتبہ سزا نہیں دی جا سکتی۔

**13- حق اجتماع:** ملک کے تمام شہریوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پرامن طور پر اکٹھے ہوں اور جو مسائل ان کو درپیش ہیں ان پر آزادی سے بات چیت کریں، ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ اجتماع ملک یا حکومت کے خلاف نہیں ہونا چاہیے۔

**14- حق ملازمت:** دستور کے تحت ملک کے ہر شہری کو اپنی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق بلا امتیاز ملازمت حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

## سوال 11: 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات کا جائزہ لیجیے۔
(SWL GI & GII, 2023) (MLN. GII, SWL GI, SGD. GI, 2024)

جواب: 20 دسمبر 1971ء کو جنرل محمد یحییٰ خاں کی فوجی حکومت نے اقتدار ذوالفقار علی بھٹو کے حوالے کر دیا جس نے 12 اپریل 1972ء کو ملک میں ایک عبوری آئین لاگو کیا۔ اس دوران مستقبل کے آئین کا مسودہ اسمبلی میں پیش ہوا جو اپریل 1973ء میں منظور ہوا اور اسے 14 اگست 1973ء کو نافذ کر دیا گیا۔ 1973ء کے دستور میں وہ تمام اسلامی دفعات شامل کی گئیں جو پہلے دساتیر میں شامل تھیں بلکہ ان میں کچھ اضافہ بھی کیا گیا۔ اس آئین کی اسلامی دفعات درج ذیل ہیں:

**1- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:** اس آئین میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ تمام کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، اقتدار اعلیٰ اسی ذات پاک کے پاس ہے اور عوامی نمائندے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔

**2- مسلمان کی تعریف:** 1973ء کے آئین میں پہلی مرتبہ مسلمان کی تعریف شامل کی گئی جس کی رو سے مسلمان وہ ہے جو توحید، رسالت، قیامت اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کے علاوہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو آخری نبی مانتا ہو۔

3- **ملک کا نام:** 1973ء کے آئین کے تحت ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا جو کہ پاکستان کی ایک اسلامی فلاحی مملکت کے طور پر نشان دہی کرتا ہے۔

4- **صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا:** 1973ء کے آئین کے تحت صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ وہ حلف اٹھا کر اقرار کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتے ہیں اور حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔

5- **سرکاری مذہب اور اسلامی تعلیمات:** 1973ء کے آئین میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔ آئین میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ملک کا قانونی ڈھانچا اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہوگا۔ آئین میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کی دینی تعلیم کے لیے خصوصی اقدامات کرے۔

6- **اسلامی اقدار:** آئین میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی کہ اسلام کی بنیادی اقدار یعنی جمہوریت، انصاف، رواداری، آزادی اور مساوات کو ملک میں رائج کیا جائے گا۔

7- **عربی کی تعلیم:** اسلام کی تعلیمات کو جاننے کے لیے قرآن مجید اور حدیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کا مطالعہ ضروری ہے، اس لیے سکولوں میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک عربی کی تعلیم لازمی ہوگی۔

8- **سود کا خاتمہ:** آئین میں درج ہے کہ حکومت سود کے نظام کو ختم کرے گی اور ملکی معیشت کو سود سے پاک کیا جائے گا۔

9- **زکوٰۃ اور عشر کا نظام:** آئین میں واضح کر دیا گیا کہ مسلمانوں کے لیے زکوٰۃ اور عشر کا اسلامی نظام رائج کیا جائے گا۔

10- **قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک اشاعت:** آئین کے مطابق قرآنِ پاک کی غلطیوں سے پاک اشاعت کا اہتمام کیا گیا اور یہ ذمہ داری حکومت پر ڈالی گئی کہ وہ قرآن مجید کی درست اشاعت اور طباعت کا بندوبست کرے۔

11- **عوامی نمائندوں کے اوصاف:** 1973ء کے آئین میں عوامی نمائندوں کے لیے اسلامی اوصاف کا حامل ہونا ضروری قرار دیا گیا یعنی یہ نمائندے تقویٰ، پرہیزگاری، خوش اخلاقی اور اعلیٰ سیرت و کردار جیسی صفات رکھتے ہوں۔

12- **اسلامی قوانین کا نفاذ:** 1973ء کے آئین کے مطابق پاکستان کا قانونی ڈھانچا اسلام کے مطابق ہوگا۔ قوانین قرآن و سنت کے مطابق بنائے جائیں گے اور انھیں ملک میں نافذ کیا جائے گا۔ ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا جو اسلامی تعلیمات اور اسلام کے بنیادی اصولوں کے منافی ہو۔

13- **اسلامی نظریہ کا تحفظ:** صدر، وزیر اعظم، وفاقی وزراء، قومی اسمبلی کے سپیکر، چیئر مین سینٹ اور دیگر اعلیٰ عہدیداران کو حلف اٹھاتے وقت اسلامی نظریہ کا تحفظ جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے کا عہد کرنا پڑتا ہے۔

14- **اسلامی ممالک سے تعلقات:** آئین میں اس بات کا عہد کیا گیا کہ اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات اور ان کو قریب لانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ اسلامی اخوت کے جذبے کے تحت مسلم ممالک سے تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

15- **اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام:** ملک میں اسلامی معاشرہ کے قیام اور قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لیے ایک کونسل قائم کی جائے گی جس کا نام اسلامی نظریاتی کونسل رکھا گیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرے گی۔ اس کونسل میں آٹھ سے پندرہ ایسے ارکان کا تقرر کیا جائے گا جو علوم اسلامیہ پر مکمل عبور رکھنے کے علاوہ جدید علوم کے بھی ماہر ہوں گے۔

16- **اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:** آئین کے تحت پاکستان میں آباد تمام اقلیتوں کو مکمل تحفظ اور حقوق کی فراہمی کی مکمل ضمانت دی گئی۔

**سوال 12: اہم آئینی ترامیم پر نوٹ لکھیں۔**

**جواب: 1- پہلی ترمیم:** پہلی ترمیم مئی 1974ء میں کی گئی جس میں بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا گیا۔ چاروں صوبوں کی حدود کے تعین کے علاوہ فاٹا کو پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔

2- **دوسری ترمیم:** دوسری ترمیم ستمبر 1974ء میں ہوئی جس میں مسلمان کی تعریف بیان کی گئی اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

3- **پانچویں ترمیم:** پانچویں ترمیم ستمبر 1976ء میں ہوئی جس میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی مدت ملازمت پانچ سال اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی مدت ملازمت 4 سال مقرر کی گئی۔ ہائی کورٹ کے ججوں کے باہمی تبادلے کیے جا سکیں گے۔

4- **آٹھویں ترمیم:** آٹھویں ترمیم نومبر 1985ء میں ہوئی جس میں صدر پاکستان کو قومی اسمبلی اور حکومت تحلیل کرنے کا اختیار دیا گیا اور صدر کو آرمی، نیوی اور

ایئرفورس کے سربراہوں کے تقرر کا اختیار بھی دیا گیا۔ سینٹ کے ارکان کی مدت چھ سال مقرر کی گئی۔

5- **تیرھویں ترمیم:** تیرھویں ترمیم اپریل 1997ء میں پاس ہوئی جس میں صدر سے قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا۔ صدر آرمی، نیوی اور ایئرفورس کے سربراہوں کا تقرر وزیراعظم کے مشورے سے کرے گا۔

6- **چودھویں ترمیم:** چودھویں ترمیم جولائی 1997ء میں ہوئی جس میں Defection Clause یعنی آرٹیکل 63-A کو شامل کیا گیا۔ اراکین اسمبلی کے پارٹی تبدیل کرنے یعنی فلور کراسنگ (Floor Crossing) پر پابندی لگادی گئی۔

7- **سترھویں ترمیم:** سترھویں ترمیم دسمبر 2003ء میں کی گئی جس میں صدر کو دوبارہ قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار دیا گیا لیکن 15 دن کے اندر صدر سپریم کورٹ کو ریفرنس بھیجنے کا پابند ہوگا۔

8- **اٹھارھویں ترمیم:** اٹھارھویں ترمیم اپریل 2010ء میں منظور ہوئی جس میں صدرِ پاکستان سے قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا، اعلیٰ عہدوں پر تقرر کے لیے صدر کو وزیراعظم کے مشورے کا پابند کیا گیا اور صوبہ سرحد کا نام ''خیبر پختونخوا'' رکھا گیا۔

9- **بیسویں ترمیم:** بیسویں ترمیم فروری 2012ء میں ہوئی جس میں عبوری وزیراعظم کا تقرر موجودہ وزیراعظم اور اپوزیشن لیڈر مل کر کریں گے۔

10- **بائیسویں ترمیم:** بائیسویں ترمیم جون 2016ء میں ہوئی جس میں چیف الیکشن کمشنر کے اختیارات طے کیے گئے۔

11- **چوبیسویں ترمیم:** چوبیسویں ترمیم 2017ء میں ہوئی جس میں مردم شماری کے مطابق قومی اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد 342 سے کم ہو کر 336 کی گئی۔

12- **پچیسویں ترمیم:** پچیسویں ترمیم مئی 2018ء میں کی گئی جس میں فاٹا کو خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا۔

## مشقی سوالات کے جوابات

**سوال 1: ذیل میں دیے گئے چار جوابات میں سے درست پر (✔) کا نشان لگائیں۔**

-i **1956ء کا آئین ملک میں نافذ رہا:** (GRW. GII, SGD. GII, DGK. GII, 2023) (RWP. GII, DGK. GI, 2024)

(الف) دو سال (ب) اڑھائی سال (ج) تین سال (د) چار سال

-ii **بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان نے باقی ماندہ مغربی پاکستان میں اقتدار سپرد کر دیا:** (SGD. GI, MLN. GI, 2023) (LHR. GI, 2024)

(الف) فضل الٰہی چودھری کے (ب) ذوالفقار علی بھٹو کے (ج) فیروز خاں نون کے (د) چودھری ظہور الٰہی کے

-iii **اگست 1990ء میں محترمہ بے نظیر کی حکومت کو برطرف کیا:** (SWL. GII, SGD. GI, DGK. GI, 2023) (FSD. GI, SWL. GII, DGK. GII, BWP. GI, 2024)

(الف) غلام اسحاق خاں نے (ب) فاروق احمد لغاری نے (ج) بلخ شیر مزاری نے (د) وسیم سجاد نے

-iv **ملک کا نظام چلانے کے لیے ایک عبوری آئین 1972ء میں بنایا گیا اور مستقبل کے آئین کے لیے منتخب قومی اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی:** (RWP. GI, 2023) (SGD. GI, 2024)

(الف) 10 (ب) 15 (ج) 20 (د) 25

-v **ملک میں پہلے عام انتخابات جس سال ہوئے:** (LHR. GII, GRW. GI, BWP. GII, 2023) (LHR. GI & II, FSD. GI, SGD. GII, RWP. GI & II, 2024)

(الف) 1964ء (ب) 1968ء (ج) 1970ء (د) 1972ء

-vi **1973ء کا آئین نافذ ہوا:** (MLN. GII, RWP. GII, DGK. GI, 2023) (LHR. GI, BWP. GII, 2024)

(الف) 11۔ اگست کو (ب) 12۔ اگست کو (ج) 13۔ اگست کو (د) 14۔ اگست کو

-vii **وفاق میں وزارت کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے:** (LHR. GII, 2023) (FSD. GI, MLN. GII, 2024)

(الف) وزیر (ب) سیکرٹری (ج) ایڈیشنل سیکرٹری (د) جوائنٹ سیکرٹری

-viii **صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے:** (GRW. GII, SWL. GI, 2023) (DGK. GI, BWP. GII, 2024)

(الف) صدر (ب) گورنر (ج) وزیراعلیٰ (د) سپیکر

ix- جس آئینی ترمیم میں مسلمان کی تعریف کی گئی: (GRW. GI, FSD. GII, RWP. GII, DGK. GII, 2023) (GRW. GII, RWP. GII, MLN. GI & II, 2024)

(الف) دوسری (ب) پانچویں (ج) اٹھارویں (د) آٹھویں

x- جس آئینی ترمیم میں NWFP کو خیبر پختونخوا کا نام دیا گیا: (MLN. GII, BWP. GI, 2023) (DGK. GI & II, 2024)

(الف) چودھویں (ب) اٹھارھویں (ج) بیسویں (د) بائیسویں

## جوابات

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| i- اڑھائی سال | ii- ذوالفقار علی بھٹو کے | iii- غلام اسحاق خاں نے | iv- 25 | v- 1970ء |
| vi- 14۔اگست کو | vii- سیکرٹری | viii- وزیر اعلیٰ | ix- دوسری | x- اٹھارھویں |

سوال 2: مختصر جواب دیں۔

i- 1973ء کے آئین کے مطابق مسلمان کی تعریف بیان کریں۔ (GRW. GI, FSD. GII, SWL. GI, & II, BWP. GI, 2023) (MLN. GI & II, RWP. GI, BWP. GII, 2024)

جواب: 1973ء کے آئین میں پہلی مرتبہ مسلمان کی تعریف شامل کی گئی جس کی رو سے مسلمان وہ ہے جو توحید، رسالت، قیامت اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کے علاوہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو آخری نبی مانتا ہو۔

ii- اللہ تعالیٰ کی "حاکمیت" سے کیا مراد ہے؟ (MLN. GII, SWL. GII, SGD. GI, BWP. GII, 2023) (FSD. GII, MLN. GII, SWL. GI & II, 2024)

جواب: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے مراد ہے کہ تمام کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور عوامی نمائندے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔

iii- عدالتی نظر ثانی سے کیا مراد ہے؟ (RWP. GII, DGK. GII, BWP. GI, & II, 2023) (LHR. GII, BWP. GII, 2024)

جواب: اگر سپریم کورٹ کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے کہ مجلس قانون ساز کا منظور کردہ قانون آئین کے خلاف ہے تو وہ اس قانون کا جائزہ لیتی ہے۔ اگر اس قانون کو ملکی آئین کے خلاف پائے تو اسے کالعدم قرار دے سکتی ہے۔ اس عمل کو عدالتی نظر ثانی (Judicial Review) کہتے ہیں۔

iv- 1962ء کے آئین کی منسوخی کی وجہ بتائیں۔ (FSD. GII, SWL. GI, BWP. GI, 2023) (MLN. GII, RWP. GI, DGK. GI, BWP. GI, 2024)

جواب: صدر جنرل محمد ایوب خاں نے تقریباً 10 سال حکومت کی۔ ان کے دور میں کئی اصلاحات نافذ ہوئیں اور ملک نے صنعتی میدان میں کافی ترقی کی۔ جنرل محمد ایوب خاں کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی اور حالات حکومت کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔ آئین کی رُو سے تمام اختیارات صدر پاکستان کے پاس تھے۔ ان حالات کے پیش نظر ایک دفعہ پھر ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ 25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے حکومت سنبھال لی اور 1962ء کے آئین کو منسوخ کر دیا۔

v- 1956ء کا آئین کب اور کس نے منسوخ کیا؟ (LHR. GI, GRW. GI, MLN. GI, SWL. GII, SGD. GII, RWP. GII, 2023) (LHR. GII, MLN. GII, RWP. GI, BWP. GI, 2024)

جواب: 1956ء کا آئین جنرل محمد ایوب خاں نے اکتوبر 1958ء میں منسوخ کیا۔

vi- 1973ء کے آئین کے تحت گورنر کی حیثیت بتائیں۔ (FSD. GI, MLN. GII, DGK. GII, BWP. GI, 2023) (LHR. GII, GRW. GI & GII, RWP. GI, BWP. GI, 2024)

جواب: گورنر صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے جس کو صدر نامزد کرتا ہے۔ جب تک صدر چاہے گورنر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتا ہے۔ گورنر صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کرتا ہے، اس سے خطاب کرتا ہے اور وزیر اعلیٰ کے مشورے پر اسمبلی توڑ سکتا ہے۔ گورنر، وزیر اعلیٰ کے مشورے پر تمام نظم و نسق چلاتا ہے۔ حالات کے فوری تقاضے کے پیش نظر آرڈی ننس جاری کر سکتا ہے۔

vii- محمد خاں جونیجو کی حکومت کو کب اور کس نے برطرف کیا؟ (GRW. GII, SGD. GI, & II, 2023) (GRW. GI, RWP. GII, DGK. GI, 2024)

جواب: محمد خاں جونیجو کی حکومت کو 29 مئی 1988ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے برطرف کیا۔

viii- اسلامی نظریاتی کونسل کے فرائض بیان کریں۔ (GRW. GI, & II, MLN. GI, RWP. GII, BWP. GII, 2023) (LHR. GI, MLN. GI, 2024)

جواب: اسلامی نظریاتی کونسل قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرتی ہے اور موجودہ قوانین کو بھی اسلام کے مطابق ڈھالتی ہے۔

سوال 3: تفصیل سے جواب دیں۔

-i پاکستان میں جمہوریت کو ترقی دینے میں سیاسی جماعتوں کا کردار واضح کریں۔ جواب: دیکھیے سوال 2

-ii مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب واثرات بیان کریں۔ جواب: دیکھیے سوال 5

-iii 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات کی وضاحت کریں۔ جواب: دیکھیے سوال 6

-iv 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان میں عدلیہ کا کردار بیان کریں۔ جواب: دیکھیے سوال 9

-v 1956ء اور 1962ء کے آئین کی خصوصیات تحریر کریں۔ جواب: دیکھیے سوال 3، 4

-vi 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات کا جائزہ لیں۔ جواب: دیکھیے سوال 11

-vii 1973ء کے آئین کے تحت وفاقی حکومت کا ڈھانچا بیان کریں۔ جواب: دیکھیے سوال 7

## اضافی کثیر الانتخابی سوالات

-1 قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان میں نظامِ حکومت رائج کیا گیا:

(A) وفاقی پارلیمانی جمہوری (B) صوبائی پارلیمانی (C) صدارتی (D) آمرانہ

-2 قیامِ پاکستان کے بعد آئین بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی:

(A) قومی کمیٹی کو (B) آئین ساز اسمبلی کو (C) صوبائی اسمبلی کو (D) سینٹ کو

-3 آئین کی تیاری تک کس ایکٹ پر عمل کیا گیا؟

(A) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1933ء (B) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1934ء

(C) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء (D) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1936ء

-4 قراردادِ مقاصد منظور ہوئی:

(A) 1947ء میں (B) 1948ء میں (C) 1950ء میں (D) 1949ء میں

-5 پہلی دستور ساز اسمبلی کو کب تحلیل کیا گیا؟ (LHR. GI. 2023)

(A) 24 اکتوبر 1952ء (B) 24 اکتوبر 1953ء (C) 24 اکتوبر 1954ء (D) 24 اکتوبر 1955ء

-6 پہلی دستور ساز اسمبلی تحلیل کی: (SWL. GI. 2024)

(A) سکندر مرزا نے (B) محمد علی بوگرہ نے (C) گورنر جنرل غلام محمد نے (D) جنرل ایوب خاں نے

-7 1956ء کا آئین جس وزیرِ اعظم نے منظور کروایا:

(A) محمد علی بوگرہ (B) چودھری محمد علی (C) لیاقت علی خاں (D) ذوالفقار علی بھٹو

-8 آئین کو معطل کر کے پاکستان میں پہلا مارشل لاء نافذ کیا گیا:

(A) 1957ء میں (B) 1958ء میں (C) 1959ء میں (D) 1960ء میں

-9 ملک میں پہلا مارشل لاء کس نے نافذ کیا؟ (FSD. GI. 2023)

(A) ایوب خان (B) یحییٰ خان (C) ضیاء الحق (D) پرویز مشرف

-10 پاکستان کا دوسرا آئین نافذ کیا گیا: (MLN. GI. 2024)

(A) 1960ء میں (B) 1961ء میں (C) 1962ء میں (D) 1963ء میں

-11 جنرل ایوب خاں ملک کے صدر رہے:
(A) گیارہ سال (B) دس سال (C) نو سال (D) آٹھ سال

-12 جنرل ایوب خاں نے استعفیٰ دیا:
(A) 1968ء میں (B) 1969ء میں (C) 1970ء میں (D) 1971ء میں

-13 جنرل ایوب خاں کے بعد اقتدار سنبھالا:
(A) جنرل محمد یحییٰ خاں نے (B) ذوالفقار علی بھٹو نے (C) جنرل ضیاء الحق نے (D) جنرل پرویز مشرف نے

-14 دوسرا مارشل لاء نافذ کیا گیا:
(A) 22 مارچ 1969ء کو (B) 24 مارچ 1969ء کو (C) 23 مارچ 1969ء کو (D) 25 مارچ 1969ء کو

-15 جنرل محمد یحییٰ خاں نے لیگل فریم ورک آرڈر جاری کیا:
(A) 30 مارچ 1970ء کو (B) 29 مارچ 1970ء کو (C) 28 مارچ 1970ء کو (D) 27 مارچ 1970ء کو

-16 بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان نے باقی ماندہ مغربی پاکستان میں اقتدار............ کے سپرد کر دیا۔ (MLN. GI, 2023)
(A) ذوالفقار علی بھٹو (B) فضل الٰہی چودھری (C) فیروز خان نون (D) چودھری ظہور الٰہی

-17 بنگلہ دیش کے نام سے نیا ملک بنا: (SWL. GI, 2024)
(A) 10 دسمبر 1971ء کو (B) 20 دسمبر 1971ء کو (C) 16 دسمبر 1971ء کو (D) 25 دسمبر 1971ء کو

-18 پاکستان کا تیسرا آئین نافذ کیا گیا:
(A) 14 اگست 1973ء کو (B) 16 اگست 1973ء کو (C) 20 ستمبر 1973ء کو (D) 25 ستمبر 1973ء کو

-19 ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے ملک میں عام انتخابات کروائے:
(A) فروری 1977ء میں (B) مارچ 1977ء میں (C) اپریل 1977ء میں (D) مئی 1977ء میں

-20 بری فوج کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک میں مارشل لاء نافذ کیا:
(A) 5 اگست 1977ء کو (B) 5 مئی 1977ء کو (C) 5 جون 1977ء کو (D) 5 جولائی 1977ء کو

-21 جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک میں عبوری آئین نافذ کیا:
(A) 1980ء میں (B) 1981ء میں (C) 1982ء میں (D) 1983ء میں

-22 جنرل محمد ضیاء الحق نے نامزد مجلس شوریٰ (قومی اسمبلی) کی تشکیل کا اعلان کیا:
(A) اکتوبر 1981ء میں (B) نومبر 1981ء میں (C) دسمبر 1981ء میں (D) ستمبر 1981ء میں

-23 نامزد مجلس شوریٰ قائم رہی:
(A) فروری 1985ء تک (B) مارچ 1985ء تک (C) اپریل 1985ء تک (D) مئی 1985ء تک

-24 محمد خاں جونیجو ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے:
(A) 23 فروری 1985ء کو (B) 23 مارچ 1985ء کو (C) 23 اپریل 1985ء کو (D) 23 مئی 1985ء کو

-25 محمد خاں جونیجو نے حکومت کی:
(A) تین سال ایک ماہ (B) تین سال چار ماہ (C) تین سال تین ماہ (D) تین سال دو ماہ

-26 صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے جونیجو حکومت کو برطرف کیا:
(A) 29 مئی 1988ء کو (B) 29 جون 1988ء کو (C) 29 جولائی 1988ء کو (D) 29 اگست 1988ء کو

-27 صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق ایک فضائی حادثے میں جاں بحق ہوئے:
(A) 17 جون 1988ء کو (B) 17 جولائی 1988ء کو (C) 17 اگست 1988ء کو (D) 17 ستمبر 1988ء کو

28- جنرل محمد ضیاء الحق کی وفات کے بعد ملک کے صدر بنے:
(A) غلام اسحاق خاں (B) رفیق احمد تارڑ (C) ممنون حسین (D) فاروق لغاری

29- صدر پاکستان غلام اسحاق خاں نے ملک میں عام انتخابات کا اعلان کیا:
(A) ستمبر 1988ء کو (B) دسمبر 1988ء کو (C) نومبر 1988ء کو (D) اکتوبر 1988ء کو

30- 1988ء کے عام انتخابات کے نتیجہ میں وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا:
(A) بے نظیر بھٹو نے (B) محمد نواز شریف نے (C) آصف علی زرداری نے (D) یوسف رضا گیلانی نے

31- صدر غلام اسحاق خاں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کیا:
(A) جولائی 1990ء میں (B) اگست 1990ء میں (C) ستمبر 1990ء میں (D) اکتوبر 1990ء میں

32- محترمہ بے نظیر بھٹو کی برطرفی کے بعد ملک میں عام انتخابات کا اعلان کیا گیا:
(A) ستمبر 1990ء میں (B) دسمبر 1990ء میں (C) نومبر 1990ء میں (D) اکتوبر 1990ء میں

33- 1990ء کے عام انتخابات میں کامیابی کے بعد ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے:
(A) محمد نواز شریف (B) فاروق لغاری (C) یوسف رضا گیلانی (D) چودھری شجاعت حسین

34- محمد نواز شریف کی برطرفی کے بعد ملک کے نگران وزیر اعظم بنے:
(A) معراج خالد (B) لطیف کھوسہ (C) بلخ شیر مزاری (D) چودھری شجاعت حسین

35- نواز شریف حکومت کی برطرفی کے بعد ملک میں عام انتخابات ہوئے:
(A) 16 ستمبر 1993ء کو (B) 16 اکتوبر 1993ء کو (C) 16 نومبر 1993ء کو (D) 16 دسمبر 1993ء کو

36- 1993ء کے عام انتخابات کے بعد دوسری مرتبہ وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا:
(A) میاں نواز شریف نے (B) بلخ شیر مزاری نے (C) محمد خاں جونیجو نے (D) محترمہ بے نظیر بھٹو نے

37- محترمہ بے نظیر بھٹو کے دوسرے دورِ حکومت میں ملک کے صدر بنے:
(A) ملک معراج خالد (B) فاروق احمد خان لغاری (C) آصف علی زرداری (D) سردار لطیف کھوسہ

38- صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کیا:
(A) 5 نومبر 1996ء کو (B) 5 اکتوبر 1996ء کو (C) 5 دسمبر 1996ء کو (D) 15 دسمبر 1996ء کو

39- محترمہ بے نظیر بھٹو کی دوسری بار برطرفی کے بعد نگران وزیر اعظم مقرر ہوئے:
(A) چودھری شجاعت حسین (B) لطیف کھوسہ (C) ملک معراج خالد (D) معین قریشی

40- محترمہ بے نظیر بھٹو کی دوسری بار برطرفی کے بعد عام انتخابات ہوئے:
(A) جنوری 1997ء میں (B) فروری 1997 میں (C) مارچ 1997ء میں (D) اپریل 1997ء میں

41- 1997ء کے عام انتخابات کے نتیجہ میں وزیر اعظم منتخب ہوئے:
(A) میاں محمد نواز شریف (B) یوسف رضا گیلانی (C) معین قریشی (D) سرتاج عزیز

42- نواز شریف حکومت کو دوسری مرتبہ برطرف کیا گیا:
(A) 12 ستمبر 1999ء کو (B) 12 اکتوبر 1999ء کو (C) 20 ستمبر 1999ء کو (D) 20 اکتوبر 1999ء کو

43- جنرل پرویز مشرف نے آئین کو معطل کر کے ایک عبوری آئین کا اعلان کیا جو کہلایا:
(A) LFO (B) JFO (C) DCO (D) PCO

44- جنرل پرویز مشرف کے دور میں عام انتخابات ہوئے:
(A) 10 ستمبر 2002ء کو (B) 10 نومبر 2002ء کو (C) 10 اکتوبر 2002ء کو (D) 10 دسمبر 2002ء کو

-45 2002ء کے عام انتخابات کے نتیجہ میں وزیراعظم منتخب ہوئے:
(A) میر ظفر اللہ خاں جمالی (B) معین قریشی (C) سرتاج عزیز (D) شوکت عزیز

-46 میر ظفر اللہ خاں جمالی نے وزیراعظم کے عہدے سے استعفیٰ دیا:
(A) جون 2003ء میں (B) جون 2004ء میں (C) جون 2005ء میں (D) جون 2006ء میں

-47 میر ظفر اللہ خاں جمالی کے بعد وزیراعظم بنے:
(A) چودھری شجاعت حسین (B) معین قریشی (C) شوکت ترین (D) شوکت عزیز

-48 اگست 2004ء میں ملک کے وزیراعظم بنے:
(A) شوکت ترین (B) سرتاج عزیز (C) شوکت عزیز (D) معین قریشی

-49 جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف نے بطور سویلین صدر حلف اُٹھایا:
(A) 29 ستمبر 2007ء کو (B) 29 نومبر 2007ء کو (C) 29 اکتوبر 2007ء کو (D) 29 دسمبر 2007ء کو

-50 2008ء کے انتخابات کے نتیجہ میں ملک کے وزیراعظم منتخب ہوئے:
(A) امین فہیم (B) سردار لطیف کھوسہ (C) راجا پرویز اشرف (D) یوسف رضا گیلانی

-51 صدر پاکستان جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف نے صدارت کے عہدے سے استعفیٰ دیا:
(A) 18 اگست 2008ء کو (B) 20 اگست 2008ء کو (C) 25 اگست 2008ء کو (D) 27 اگست 2008ء کو

-52 صدر پاکستان جنرل (ریٹائرڈ) پرویز مشرف کے استعفیٰ کے بعد قائم مقام صدر بنے:
(A) غلام احمد بلور (B) میاں محمد سومرو (C) رفیق تارڑ (D) ممنون حسین

-53 آصف علی زرداری نے صدر پاکستان کی حیثیت سے حلف اُٹھایا:
(A) 9 ستمبر 2008ء کو (B) 15 ستمبر 2008ء کو (C) 20 ستمبر 2008ء کو (D) 25 ستمبر 2008ء کو

-54 یوسف رضا گیلانی کو سپریم کورٹ نے نااہل کیا:
(A) 20 جون 2012ء کو (B) 22 جون 2012ء کو (C) 24 جون 2012ء کو (D) 26 جون 2012ء کو

-55 یوسف رضا گیلانی کی نااہلی کے بعد ملک کے وزیراعظم بنے:
(A) راجا پرویز اشرف (B) امین فہیم (C) شاہ محمود قریشی (D) اعتزاز احسن

-56 2013ء کے عام انتخابات منعقد ہوئے:
(A) اپریل میں (B) جون میں (C) مئی میں (D) جولائی میں

-57 2013ء کے عام انتخابات کے نتیجہ میں وزیراعظم کا منصب سنبھالا:
(A) محترمہ بے نظیر بھٹو نے (B) میاں نواز شریف نے (C) راجا پرویز اشرف نے (D) خواجہ سعد رفیق نے

-58 9 ستمبر 2013ء کو پاکستان کے صدر منتخب ہوئے:
(A) رفیق تارڑ (B) سرتاج عزیز (C) لطیف کھوسہ (D) ممنون حسین

-59 نواز شریف کو سپریم کورٹ نے نااہل قرار دیا:
(A) جولائی 2017ء میں (B) اگست 2017ء میں (C) ستمبر 2017ء میں (D) اکتوبر 2017ء میں

-60 نواز شریف کی نااہلی کے بعد بقیہ مدت کے لیے وزیراعظم منتخب ہوئے:
(A) حنیف عباسی (B) شاہد خاقان عباسی (C) شہباز شریف (D) حمزہ شریف

-61 2013ء کے بعد عام انتخابات منعقد ہوئے:
(A) جون 2018ء میں (B) اگست 2018ء میں (C) جولائی 2018ء میں (D) ستمبر 2018ء میں

-62 2018ء کے عام انتخابات کے نتیجہ میں ملک کے وزیر اعظم منتخب ہوئے:
(A) عمران خان (B) شہباز شریف (C) شاہد خاقان عباسی (D) ملک قیوم

-63 وزیر اعظم عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد کامیاب ہوئی:
(A) مارچ 2022ء میں (B) اپریل 2022ء میں (C) مئی 2022ء میں (D) جون 2022ء میں

-64 2024ء میں سینٹ ارکان پر مشتمل ہوگا: (SGD. GII, 2023)
(A) 84 (B) 342 (C) 96 (D) 272

## جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| A -1 | B -2 | C -3 | D -4 | C -5 | C -6 | B -7 | B -8 | A -9 | C -10 |
| A -11 | B -12 | A -13 | D -14 | A -15 | A -16 | C -17 | A -18 | B -19 | D -20 |
| B -21 | C -22 | A -23 | B -24 | D -25 | A -26 | C -27 | A -28 | C -29 | A -30 |
| B -31 | D -32 | A -33 | C -34 | B -35 | D -36 | B -37 | A -38 | C -39 | B -40 |
| A -41 | B -42 | D -43 | C -44 | A -45 | B -46 | A -47 | C -48 | B -49 | D -50 |
| A -51 | B -52 | A -53 | B -54 | A -55 | C -56 | B -57 | D -58 | A -59 | B -60 |
| C -61 | A -62 | B -63 | C -64 | | | | | | |

## اضافی مختصر جوابی سوالات

-1 قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد دستور سازی کے لیے کیا اقدامات اُٹھائے گئے؟

جواب: قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد اس بات کا تعین ہو گیا کہ ملک کا دستور کن بنیادوں پر بنایا جائے گا اور اس مقصد کے لیے دستور ساز اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بھی قائم کر دی گئی۔

-2 ون یونٹ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں، پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے والی ریاستوں جب کہ مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا۔ مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا جسے ون یونٹ کا نام دیا گیا۔

-3 1970ء کے عام انتخابات میں کس سیاسی پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی؟ (LHR. GII, MLN. GI, 2024)

جواب: دسمبر 1970ء میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات منعقد ہوئے جس میں مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئیں۔

-4 مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے دو اسباب تحریر کیجیے۔ (GRW. GII, 2023) (GRW. GII, SWL. GII, RWP. GII, 2024)

جواب: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے دو اسباب:

(i) قائد اعظم ﷫ کی وفات کے بعد ملک میں کوئی ایسا راہ نما نہ تھا جس پر تمام پاکستانیوں کا اتفاق رائے ہوتا۔ قیادت کے فقدان نے مشرقی پاکستان کے لوگوں میں احساس محرومی کو ہوا دی جس سے علیحدگی پسند رجحانات کو تقویت ملی۔

(ii) مشرقی پاکستان میں تجارت اور سرکاری ملازمتوں پر کافی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے وہ ایک خاص منصوبے کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو ابھار رہے تھے خصوصاً تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار کیا اور ان کے جذبات کو اُبھارا۔

-5 پاکستان میں دوسرا مارشل لاء کب اور کس نے لگایا؟ (RWP. GI, 2023)

جواب: پاکستان میں دوسرا مارشل لاء 25 مارچ 1969ء کو جنرل یحییٰ خاں نے لگایا۔

6- میاں محمد نواز شریف کتنی بار پاکستان کے وزیر اعظم بنے؟ سال بھی لکھیے۔ (FSD. GI, 2023)

جواب: اکتوبر 1990ء میں پہلی بار میاں محمد نواز شریف پاکستان کے وزیر اعظم بنے۔ فروری 1997ء میں دوسری بار میاں محمد نواز شریف پاکستان کے وزیر اعظم بنے۔ مئی 2013ء میں تیسری باری میاں محمد نواز شریف ملک کے وزیر اعظم بنے۔

7- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے چار اثرات بیان کیجیے۔ (LHR. GI, DGK. GI, 2023) (GRW. GI, SGD. GII, 2024)

جواب: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے چار اثرات:

(i) مشرقی پاکستان کی علیحدگی قوم کے لیے شدید دھچکا ثابت ہوئی۔ (ii) حکومت، فوج اور عوام کا مورال گر گیا اور ان پر مایوسی کے بادل چھانے لگے۔

(iii) مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے پاکستان کی معاشی حالت کمزور ہو گئی۔ (iv) قومی اتحاد اور یکجہتی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

8- سیاسی جماعتوں کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: سیاسی جماعتیں رائے عامہ تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے منشور اور ترقیاتی پروگرام کا اعلان کرتی ہیں۔ اس طرح عوام کو مختلف معاملات اور امور کے بارے میں اپنی رائے کی تشکیل میں بڑی مدد ملتی ہے جس کا اظہار وہ انتخابات میں اپنے ووٹ کے ذریعے سے کرتے ہیں۔

9- لاول (Lowell) کی سیاسی جماعتوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟

جواب: لاول (Lowell) کہتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے بغیر عوام کی حکومت کا تصور محض وہم و خیال ہے۔ جہاں حق رائے دہی وسیع ہو گا، وہاں سیاسی جماعتیں یقیناً وجود میں آئیں گی اور عنان حکومت لازماً ایسی جماعت یا جماعتوں کے ہاتھ میں ہو گی جن کو عوام کی اکثریت کی حمایت حاصل ہو گی۔

10- سیاسی جماعتوں کی اہمیت کے بارے میں لاول کیا کہتا ہے؟ (FSD. GII, 2024)

جواب: سیاسی جماعتوں کی اہمیت کے بارے میں لاول کہتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کا لازمی فرض اور ان کے وجود کا مقصد یہی ہے کہ وہ رائے عامہ کو منظم کریں اور عوام کے فیصلے کے لیے مسائل کا حل پیش کریں۔

11- 1956ء کا آئین کب بنا اور کتنی دیر نافذ رہا؟ (SGD. GII, DGK. GI, 2023)

جواب: وطن عزیز میں نو منتخب وزیر اعظم چودھری محمد علی نے دستور سازی کی طرف پوری توجہ دی اور اسے مکمل کیا۔ دستور ساز اسمبلی نے 1956ء کے نئے آئین کی منظوری دی۔ یہ آئین اڑھائی سال تک ملک میں نافذ رہا۔

12- 1956ء کے آئین کی دو اہم خصوصیات تحریر کریں۔ (DGK. GI, 2023) (SWL. GI & II, 2024)

جواب: 1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات:

(i) 1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا، پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا، صدر مملکت کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

(ii) آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

13- 1956ء کے آئین میں پاکستان کی قومی زبانیں کیا تھیں؟ (FSD. GI, 2023) (LHR. GI, GRW. GII, MLN. GI, RWP. GII, 2024)

جواب: 1956ء کے آئین میں پاکستان کی قومی زبانیں اردو اور بنگالی تھیں۔

14- 1962ء کا آئین کب اور کس نے نافذ کیا؟

جواب: صدر جنرل محمد ایوب خاں نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں اپنی مرضی کی ترامیم کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین تیار کیا جسے 8 جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔

15- 1962ء کے آئین کی چار خصوصیات تحریر کریں۔ (SGD. GI, 2024)

جواب: (i) 1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

(ii) 1962ء کے آئین کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا۔

(iii) عدلیہ آزاد ہو گی جو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس پر مشتمل ہو گی۔

(iv) 1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

16- پاکستان کے پہلے عام انتخابات کے نتائج کیا تھے؟

جواب: پاکستان کے پہلے عام انتخابات کے نتیجے میں مشرقی پاکستان سے شیخ مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی اور پاکستان پیپلز پارٹی نے مغربی پاکستان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

17- وزیر مملکت کے اختیارات و فرائض بیان کریں۔ (RWP. GI. 2023)

جواب: وزارت کے اندر ایک یا دو ڈویژن ہوتے ہیں۔ وزیر مملکت ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو اپنی ڈویژن اور وزیر اعظم کے درمیان رابطہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ پارلیمنٹ میں اپنی ڈویژن کی نمائندگی کرتا ہے اور اس پر اٹھائے گئے سوالات کے جوابات دیتا ہے۔

18- مشرقی پاکستان میں حالات خراب ہونے پر کس کو گورنر مقرر کیا گیا؟

جواب: مشرقی پاکستان کے حالات خراب ہونے پر جنرل ٹکا خاں کو مشرقی پاکستان کا نیا گورنر مقرر کیا گیا۔

19- بنگلہ دیش کا پرچم پہلی بار کب اور کس نے لہرایا؟

جواب: 23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمٰن نے پہلی بار اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرایا۔

20- ہندوستان نے مشرقی پاکستان پر حملہ کیوں کیا؟

جواب: ہندوستان کے غنڈے مکتی باہنی کے کارکنوں سے مل کر پاکستانی فوجیوں اور عام محب وطن شہریوں کو قتل کر رہے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں مشرقی پاکستانیوں نے بھارت کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ ہندوستان کی حکومت نے مہاجرین کی مدد کا بہانہ بنا کر مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔

21- مشرقی پاکستان میں ہماری فوج کو کیوں ہتھیار ڈالنے پڑے؟

جواب: زمینی رابطہ کٹ جانے اور مقامی لوگوں کے عدم تعاون کی وجہ سے مشرقی پاکستان میں فوری اور موثر کارروائی نہ ہو سکی اور ہماری فوج کو مجبوراً ہتھیار ڈالنے پڑے۔

22- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی چار وجوہات تحریر کریں۔

جواب: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی چار وجوہات:

(i) معاشی پسماندگی (ii) زبان کا مسئلہ (iii) بھارت کی بے جا مداخلت (iv) 1970ء کے عام انتخابات

23- عبوری آئین سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1970ء میں مغربی پاکستان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کی تاریخ کے پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔ ملک کا نظام چلانے کے لیے ایک عبوری آئین 1972ء میں بنایا گیا اور مستقبل کے آئین کے لیے قومی اسمبلی کے 25 ارکان پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی۔

24- پاکستان کا پہلا متفقہ آئین کب نافذ کیا گیا؟

جواب: پاکستان کا پہلا متفقہ آئین جسے تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت و تائید حاصل تھی، 14 اگست 1973ء کو نافذ کیا گیا۔

25- 1973ء کے آئین کے تحت قانون ساز ادارے کے کتنے ایوان رکھے گئے؟ ان کے نام لکھیں۔

جواب: 1973ء کے آئین کے تحت قانون ساز ادارے کے دو ایوان رکھے گئے جن کو قومی اسمبلی اور سینٹ کا نام دیا گیا۔

26- صدر پاکستان کا انتخاب کون اور کتنی مدت کے لیے کیا جاتا ہے؟

جواب: صدر پاکستان کا انتخاب دونوں ایوانوں کے ارکان اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پانچ سال کے لیے کرتے ہیں۔

27- صدر پاکستان کے چار اختیارات/فرائض تحریر کریں۔

جواب: صدر پاکستان کے چار اختیارات/فرائض:

(i) صدر پاکستان وزیر اعظم کے مشورے پر عمل کرتا ہے۔ (ii) وہ پارلیمنٹ کے پاس شدہ بلوں کو منظور کرتا ہے یا واپس بھجواتا ہے۔

(iii) وہ آرڈی نینس جاری کر سکتا ہے۔ (iv) صدر پاکستان سفیروں کا تقرر کرتا ہے۔

**28- وزیراعظم پاکستان کا انتخاب کون کرتا ہے؟**

جواب: وزیراعظم وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔اس کا انتخاب قومی اسمبلی کثرت رائے سے کرتی ہے اور اسمبلی میں اکثریت حاصل رہنے تک وہ اپنے عہدے پر فائز رہ سکتا ہے۔

**29- وزیراعظم کے دو اختیارات تحریر کریں۔**

جواب: وزیراعظم کے دو اختیارات:

(i) وزیراعظم کو تمام انتظامی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ (ii) وزیراعظم کو قانون سازی، بجٹ سازی اور امور دفاع کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

**30- وفاقی کابینہ کن افراد پر مشتمل ہوتی ہے؟**

جواب: وفاقی کابینہ وزیراعظم اور وزرا پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ وفاقی حکومت کے تمام امور چلاتی ہے۔

**31- وفاقی وزیر اور وزیر مملکت میں کیا فرق ہے؟** (FSD. GII, 2023) (GRW. GI, SWL. GII, DGK. GII, 2024)

جواب: وفاقی وزیر وزارت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جب کہ وزیر مملکت ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔

**32- وفاقی کابینہ میں کتنی قسم کے وزرا ہوتے ہیں؟**

جواب: وفاقی کابینہ میں درج ذیل دو قسم کے وزرا ہوتے ہیں: 1- وفاقی وزرا 2- وزرائے مملکت

**33- سیکرٹری کون ہوتا ہے؟**

جواب: وزارت کا انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ وفاقی حکومت کا گریڈ 22 کا ملازم ہوتا ہے۔

**34- سیکرٹری کے چار اختیارات/فرائض تحریر کریں۔**

جواب: **سیکرٹری کے چار اختیارات/فرائض:**

(i) سیکرٹری وفاقی وزرا کو پالیسی بنانے اور دیگر کاروبار حکومت چلانے میں مدد دیتا ہے۔

(ii) سیکرٹری اپنے وزیر کے ذریعے سے وزیراعظم تک اپنی تجاویز بھیجتا ہے جن کو منظوری کے بعد شائع کرتا ہے۔

(iii) سیکرٹری صرف پالیسی نہیں بناتا بلکہ اس کو لاگو بھی کرتا ہے۔

(iv) سیکرٹری، ڈویژن، منسلکہ محکمہ جات، ماتحت دفاتر اور خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

**35- ڈویژن کا انتظامی سربراہ کون ہوتا ہے؟**

جواب: ڈویژن کا انتظامی سربراہ ایڈیشنل سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ گریڈ 21 کا وفاقی حکومت کا ملازم ہوتا ہے۔

**36- ایڈیشنل سیکرٹری کے دو اختیارات/فرائض تحریر کریں۔**

جواب: (i) اس کا کام سیکرٹری کے احکامات کو نیچے بھیجنا اور محکمہ سے رپورٹیں وصول کر کے سیکرٹری کو پیش کرنا ہوتا ہے۔

(ii) اپنے ونگ کے ملازمین کی نگرانی کرنا اور سیکرٹری کے حکم کے مطابق کام کو سرانجام دینا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے۔

**37- جوائنٹ سیکرٹری کے دو اختیارات/فرائض تحریر کریں۔**

جواب: (i) جوائنٹ سیکرٹری ایڈیشنل سیکرٹری کی مدد کرتا ہے اور اس کے احکام وصول کر کے نیچے بھیجتا ہے۔اسی طرح نیچے سے رپورٹ وصول کر کے اوپر بھیجتا ہے۔

(ii) اپنے ونگ کا انچارج ہوتا ہے اور اس کے تمام کاموں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

**38- ڈپٹی سیکرٹری کے چار اختیارات/فرائض تحریر کریں۔**

جواب: **ڈپٹی سیکرٹری کے چار اختیارات و فرائض:** (i) ڈپٹی سیکرٹری عام طور پر اپنی برانچ کا انچارج ہوتا ہے۔

(ii) ڈپٹی سیکرٹری ہر حکم اوپر سے وصول کرتا ہے اور سیکشن آفیسر کو دیتا ہے اور سیکشن آفیسر سے رپورٹ وصول کر کے اوپر بھیجتا ہے۔

(iii) ڈپٹی سیکرٹری فیصلوں کو لاگو کرنے میں مدد دیتا ہے۔ (iv) ڈپٹی سیکرٹری اپنی برانچ کے دوسرے ملازمین کی نگرانی کرتا ہے۔

**39- گورنر کون ہوتا ہے اور اس کا تقرر کون کرتا ہے؟**

جواب: گورنر صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ وزیراعظم اب گورنر کو نامزد کرتا ہے۔ جب تک وزیراعظم چاہے گورنر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتا ہے۔

**40- گورنر کے چار اختیارات/ فرائض تحریر کریں۔**

جواب: **گورنر کے چار اختیارات/ فرائض:**

(i) گورنر صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کر سکتا ہے۔ (ii) گورنر صوبائی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کر سکتا ہے۔

(iii) گورنر وزیراعلیٰ کے مشورے پر اسمبلی توڑ سکتا ہے۔ (iv) گورنر حالات کے فوری تقاضے کے پیش نظر آرڈی نینس جاری کر سکتا ہے۔

**41- وزیراعلیٰ کون ہوتا ہے اور اس کا انتخاب کون کرتا ہے؟** (BWP. GII. 2024)

جواب: وزیراعلیٰ صوبے کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے جس کا انتخاب متعلقہ صوبائی اسمبلی کثرت رائے سے کرتی ہے اور متعلقہ صوبائی اسمبلی میں اکثریت قائم رہنے تک اپنے عہدہ پر فائز رہ سکتا ہے۔

**42- وزیراعلیٰ کے چار اختیارات/ فرائض تحریر کریں۔**

جواب: **وزیراعلیٰ کے چار اختیارات/ فرائض:** (i) وزیراعلیٰ چیف سیکرٹری کے ذریعے صوبے کی انتظامیہ کو کنٹرول کرتا ہے اور اس کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔

(ii) وزیراعلیٰ اپنی کابینہ کا سربراہ ہوتا ہے جس کی تشکیل اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ (iii) وزیراعلیٰ صوبے کے امن وامان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

(iv) وزیراعلیٰ قائد ایوان ہونے کی وجہ سے صوبائی اسمبلی پر پوری گرفت رکھتا ہے اور آسانی سے قانون سازی کروا سکتا ہے۔

**43- صوبائی کابینہ کن افراد پر مشتمل ہوتی ہے؟**

جواب: صوبائی کابینہ وزیراعلیٰ اور وزراء پر مشتمل ہوتی ہے جس کے ارکان کا انتخاب وزیراعلیٰ اپنی مرضی سے کرتا ہے۔

**44- چیف سیکرٹری کون ہوتا ہے؟**

جواب: وزیراعلیٰ کا معاون چیف سیکرٹری ہوتا ہے اور وہ انتظامی امور کے لیے صوبے کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ صوبے میں افسر شاہی کا سینئر ترین فرد ہوتا ہے۔

**45- سیکرٹری کے دو اختیارات/ فرائض تحریر کریں۔**

جواب: **سیکرٹری کے دو اختیارات/ فرائض:**

(i) سیکرٹری اپنے محکمہ کے وزیر کے معاون خصوصی کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کو پالیسی بنانے کے لیے مشورہ دیتا ہے۔

(ii) سیکرٹری حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کو لاگو کرنا یقینی بناتا ہے۔

**46- ایڈیشنل سیکرٹری کا مختصر تعارف تحریر کریں۔**

جواب: ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری کا مددگار ہوتا ہے اور اپنے ونگ کی کارکردگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ 19 گریڈ کا افسر ہوتا ہے۔

**47- ایڈیشنل سیکرٹری کے دو اختیارات/ فرائض تحریر کریں۔**

جواب: **ایڈیشنل سیکرٹری کے دو اختیارات/ فرائض:**

(i) ایڈیشنل سیکرٹری عموماً سیکرٹری سے احکام وصول کرتا ہے اور ان کو نیچے بھیج دیتا، اس طرح نیچے سے رپورٹس وصول کر کے سیکرٹری کو پیش کرتا ہے۔

(ii) ایڈیشنل سیکرٹری اپنے شعبے کے ملازمین کی نگرانی کرتا ہے۔

**48- ڈپٹی سیکرٹری کا مختصر تعارف تحریر کریں۔**

جواب: ڈپٹی سیکرٹری اپنی برانچ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ گریڈ 18 یا 19 کا آفیسر ہوتا ہے۔ اس کا تعلق وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کے ملازمین سے ہوتا ہے۔

-49 ڈپٹی سیکرٹری کے دواختیارات/فرائض تحریر کریں۔

جواب: ڈپٹی سیکرٹری کے دواختیارات/فرائض: (i) ڈپٹی سیکرٹری محکمہ سے متعلق فیصلوں میں عمل دخل نہیں کرتا۔

(ii) ڈپٹی سیکرٹری صرف اوپر سے احکام وصول کرتا ہے اور سیکشن آفیسر کو عمل درآمد کے لیے بھیج دیتا ہے۔

-50 سیکشن آفیسر کون ہوتا ہے؟

جواب: سیکشن آفیسر 17 یا 18 گریڈ کا وفاقی یا صوبائی حکومت کا ملازم ہوتا ہے اور وہ اپنے سیکشن کا سربراہ ہوتا ہے۔

-51 سیکشن آفیسر کے دواختیارات/فرائض تحریر کریں۔

جواب: سیکشن آفیسر کے دواختیارات/فرائض: (i) سیکشن آفیسر، سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کے احکام کو عملی جامہ پہناتا ہے۔

(ii) سیکشن کے تمام معاملات میں ڈپٹی سیکرٹری کو رپورٹ کرتا ہے۔

-52 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان کی عدلیہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: 1973ء کے آئین کے تحت ملک کی سب سے بڑی عدالت عظمیٰ (Supreme Court) ہے جو ملک کے پورے عدالتی نظام کو اپنی نگرانی میں چلاتی ہے۔ اس کے ماتحت صوبوں کی بڑی عدالتیں ہوتی ہیں جو عدالت عالیہ (High Courts) کہلاتی ہیں۔ ان کی زیرنگرانی ضلعی اور مقامی عدالتیں کام کرتی ہیں۔

-53 عدلیہ کے چار فرائض تحریر کریں۔ (BWP. GII, 2024)

جواب: عدلیہ کے چار فرائض: (i) عدل وانصاف کی فراہمی (ii) قانون اور آئین کی تشریح (iii) مشاورتی فرائض (iv) عدالتی نظرثانی

-54 قانون اور آئین کی تشریح سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب کسی مقدمے میں براہ راست قانون کا اطلاق نہ ہوتا ہو تو عدلیہ متعلقہ قانون کی تشریح کر کے اس کا فیصلہ کرتی ہے۔ جج صاحبان ایسی مثالیں (Precedents) قائم کرتے ہیں جو بعد کے مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت ججوں کے سامنے رہتی ہیں اور ملکی قانون کی طرح تصور ہونے لگتی ہیں۔

-55 عدلیہ کے مشاورتی فرائض سے کیا مراد ہے؟

جواب: بعض اوقات سربراہ مملکت کو کسی اہم قانونی نکتے کی وضاحت کے لیے عدالت عظمیٰ سے مشورہ طلب کرنا پڑتا ہے اور پھر وہ اس مشورے کی روشنی میں ضروری اقدامات کرتا ہے۔

-56 آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کتنے ایوانوں پر مشتمل ہے اور اس کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟ (LHR. GI, 2023)

جواب: آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی ایک ایوان پر مشتمل ہے جو مظفر آباد میں واقع ہے۔ اس ایوان کے 53 ارکان ہیں۔

-57 جمہوری نظام کی کامیابی کے لیے سیاسی جماعتوں کا کردار بیان کریں۔ (MLN. GI, 2023)

جواب: سیاسی جماعتیں جمہوریت کی کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔ رائے عامہ تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے پلیٹ فارم، میڈیا اور پریس کے ذریعے عوام کو اہم قومی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں اور اپنے انتخابی منشور اور ترقیاتی پروگرام کا اعلان کرتی ہیں۔ اس طرح عوام کو مختلف معاملات اور امور کے بارے میں اپنی رائے کو تشکیل دینے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

-58 مقننہ کے منظور کردہ قوانین پر کس عدالت کو نظرثانی کا اختیار حاصل ہے؟

جواب: جن ریاستوں میں تحریری دستور نافذ العمل ہے وہاں مقننہ کے منظور کردہ قوانین پر نظرثانی کا اختیار سپریم کورٹ کو حاصل ہوتا ہے۔

-59 1973ء کے آئین کی کوئی سی چار اسلامی دفعات تحریر کریں۔ (LHR. GI, FSD. GII, 2024)

جواب: 1973ء کے آئین کی چار اسلامی دفعات: (i) 1973ء کے آئین میں پہلی مرتبہ مسلمان کی تعریف کی گئی اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

(ii) آئین کے تحت ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

(iii) 1973ء کے آئین کے تحت صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔

(iv) 1973ء کے آئین میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

-60 1973ء کے آئین کی چار نمایاں خصوصیات تحریر کریں۔ (SGD. GI, 2023) (FSD. GII, 2024)

جواب: 1973ء کے آئین کی چار نمایاں خصوصیات:

(i) قرار دادِ مقاصد کو آئین کے دیباچے میں شامل کیا گیا۔ (ii) ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

(iii) پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا گیا۔ صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

(iv) مسلمان کی تعریف بیان کی گئی اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

-61 1973ء کے آئین کے تحت وفاق کے کوئی سے دو فرائض لکھیے۔ (SGD. GI, 2023)

جواب: (i) وفاق اندرونی و بیرونی تجارت کو منظم کرتا ہے۔ (ii) وفاق اندرونی امن وامان کا ذمہ دار ہوتا ہے اور ملکی آزادی کا تحفظ کرتا ہے۔

-62 1973ء کے آئین کے مطابق چار بنیادی حقوق تحریر کریں۔ (MLN. GI, 2023) (SGD. GI, 2024)

جواب: (i) نقل وحرکت کی مکمل آزادی (ii) پرامن اجتماع (iii) انجمن یا یونین بنانے کا حق (iv) تحریر و تقریر کی آزادی

-63 پہلی آئینی ترمیم مختصراً بیان کریں۔

جواب: پہلی آئینی ترمیم مئی 1974ء میں کی گئی جس میں بنگلہ دیش کو تسلیم کیا گیا۔ چاروں صوبوں کی حدود کے تعین کے علاوہ فاٹا کو پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔

-64 دوسری آئینی ترمیم کی اہم خصوصیت تحریر کریں۔

جواب: دوسری آئینی ترمیم ستمبر 1974ء میں ہوئی جس میں مسلمان کی تعریف بیان کی گئی اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

-65 آٹھویں ترمیم کی اہمیت تحریر کریں۔

جواب: آٹھویں ترمیم نومبر 1985ء میں ہوئی جس میں صدر پاکستان کو قومی اسمبلی اور حکومت تحلیل کرنے کا اختیار دیا گیا اور صدر کو آرمی، نیوی اور ائیر فورس کے سربراہوں کے تقرر کا اختیار بھی دیا گیا۔ سینٹ کے ارکان کی مدت چھے سال مقرر کی گئی۔

-66 چودھویں آئینی ترمیم کی اہم خصوصیت تحریر کریں۔

جواب: چودھویں ترمیم جولائی 1997ء میں پاس ہوئی جس میں Defection Clause (آرٹیکل 63-A) کو شامل کیا گیا۔ اراکین اسمبلی کے پارٹی تبدیل کرنے (Floor Crossing) پر پابندی لگا دی گئی۔

-67 سترھویں ترمیم کی اہم خصوصیت تحریر کریں۔

جواب: سترھویں ترمیم دسمبر 2003ء میں کی گئی جس میں صدر کو دوبارہ قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار دیا گیا لیکن 15 دن کے اندر صدر سپریم کورٹ کو ریفرنس بھیجنے کا پابند ہوگا۔

-68 تیرھویں ترمیم میں صدر سے کون سا اختیار واپس لے لیا گیا؟ (LHR. GI, 2023)

جواب: تیرھویں ترمیم اپریل 1997ء میں پاس ہوئی جس میں صدر سے قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا۔ صدر آرمی، نیوی اور ایئر فورس کے سربراہوں کا تقرر وزیر اعظم کے مشورے سے کرے گا۔

-69 اٹھارھویں ترمیم مختصراً تحریر کریں۔

جواب: اٹھارھویں ترمیم اپریل 2010ء میں منظور ہوئی جس میں صدر پاکستان سے قومی اسمبلی اور حکومت کو تحلیل کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا۔ اعلیٰ عہدوں پر تقرر کے لیے صدر کو وزیر اعظم کے مشورے کا پابند کیا گیا اور صوبہ سرحد کا نام ''خیبر پختونخوا'' رکھا گیا۔

-70 1985ء کے بعد منتخب ہونے والے کوئی سے دو وزرا اعظم کے نام لکھیے۔ (LHR. GII, 2023)

جواب: (i) محترمہ بےنظیر بھٹو (ii) میاں محمد نواز شریف

***